

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ☆ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ☆ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾

﴿ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟﴾

"And We have indeed made the Qur'an easy to understand and remember: then is there any that will receive admonition?" [Al-Qur'an, Surah Al-Qamar, Verses 17, 22, 32, 40].

☆ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ☆ (بخاری)

And may peace and blessings of Allah be upon the Prophet, Muhammad, who said,

"The best among you is he who learns the Qur'an and then teaches it (to others)" [Bukhari].

عربی قواعد

The Easy Way to Learn Arabic Grammar

For Urdu Speakers

To Understand the Holy Qur'an

Part - I of II

(Lessons From 1 To 15)

Please contact by email for further improvement, if any.

Email IDs : mamas@mmgroup.com.sa / sr_siddiqui@hotmail.com /

sma_hyd@yahoo.com / mshareef@yahoo.com

عربی قواعد

کلمہ اور اس کی قسمیں: ہر زبان الفاظ کا مجموع ہوتی ہے۔ الفاظ **بے معنی (مہمل)** بھی ہوتے ہیں اور **بمعنی** بھی ہوتے ہیں۔ **بمعنی** لفظ کو قواعد میں **کلمہ (Word)** کہتے ہیں۔ عربی قواعد میں کلمے کی **تین قسمیں** ہیں:

۱۔ اسم (Noun) ۲۔ فعل (Verb) ۳۔ حرف (Preposition)

۱۔ اسم: اسم وہ کلمہ ہے جو بذات خود کسی دوسرے کلمے کی مدد کے بغیر اپنے معنی ظاہر کرے اور

اسکے معنوں میں کوئی زمانہ (ماضی (Past) ، حال (Present) یا مستقبل (Future)) نہ پایا جائے۔

جیسے: **کِتَابٌ** (A Book) ، **زَيْدٌ** (Zaid) ، **مَدِينَةٌ** (A City) اردو میں اسم کی ظاہری بناوٹ مستقل ہوتی

ہے۔ کوئی اسم جملے میں خواہ کسی بھی جگہ اور کسی بھی حالت میں ہو اسکی صورت عام طور پر نہیں بدلتی اس کے

علاوہ اردو اسماء کے آخری حرف پر کوئی حرکت (زبر، زیر یا پیش) نہیں ہوتی اس کے برعکس عربی میں عام

طور پر اسکے آخری حرف پر حرکت ہوتی ہے اس حرکت کو **اِعْرَابٌ** کہتے ہیں۔

جیسے: اردو اسماء **عربی میں ان اسماء** کی مختلف صورتیں ہوتی ہے۔

☆ کِتَابٌ ، كِتَابًا ، كِتَابٍ ، الْكِتَابُ ، الْكِتَابِ ، الْكِتَابِ

☆ قَلِيلٌ ، قَلِيلاً ، قَلِيلٍ ، الْقَلِيلُ ، الْقَلِيلِ ، الْقَلِيلِ

عربی میں نہ صرف یہ کہ اسم کے آخری حرف پر کوئی حرکت (اِعْرَاب) ہوتا ہے بلکہ اعراب بدلتا بھی رہتا ہے۔

اِعْرَاب اور صورت کی تبدیلی سے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ ذیل کے فقروں میں تبدیلی پر غور کریں :

۱۔ قَالَ اللّٰهُ اللہ نے فرمایا (اللہ فاعل ہے)

۲۔ اَقْرَضُوا اللّٰهَ اللہ کو قرض دو (اللہ مفعول ہے)

۳۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں (اللہ مجرور ہے)

نوٹ: تینوں صورتوں میں موقع کی وجہ سے اللہ کا اعراب مختلف ہے۔

۲۔ فِعْلٌ: عربی قواعد کی رو سے فعل وہ کلمہ ہے جو بذات خود کسی دوسرے کلمے کے بغیر اپنے معنی ظاہر کرے اور اس

کے معنوں میں تینوں زمانوں (ماضی ، حال یا مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے۔

جیسے: **قَتَلَ** (اُس نے قتل کیا۔ فعل ماضی) **يَقْتُلُ** (وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا۔ فعل مضارع)

۳-حرف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی ظاہر کرنے کے لئے دوسرے کلموں کا محتاج ہو یعنی جب تک اسکے ساتھ دوسرا کلمہ نہ ملایا جائے اسکے پورے معنی سمجھ میں نہ آئیں گے۔

جیسے: **مِنْ** (سے)، **إِلَى** (تک)، **فِي** (میں)، حروف اسماء اور افعال میں ربط پیدا کر کے مرکبات بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: **مِنَ الْمَسْجِدِ** (مسجد سے) **إِلَى الْبَيْتِ** (گھر کی طرف) **فِي الْبُسْتَانِ** (باغ میں) اسماء اور افعال کے برخلاف عربی زبان کے حروف کی آخری حرکت (اعراب) ہمیشہ یکساں رہتے ہیں۔

اسم اور اس کی قسمیں

عربی قواعد کے لحاظ سے اسم کی دو (۲) بڑی قسمیں ہیں :

۱۔ **اسم مَعْرَفَه** (Proper Noun) ۲۔ **اسم نَكْرَه** (Common Noun)

۱۔ اسم مَعْرَفَه: اسم معرفہ خاص چیزوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ اسکی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ اسم خاص (Proper Noun): کسی شخص، جگہ یا چیز کا خاص نام۔ جیسے: **إِبْرَاهِيمُ**، **كُوفَةُ**

ii۔ اسم ضمیر (Pronoun): وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے۔

جیسے: **هُوَ** (وہ مرد)، **هِيَ** (وہ عورت)، **أَنْتَ** (تو مرد)، **أَنْتِ** (تو عورت) **أَنَا** (میں)

iii۔ اسم اشاره (Demo Pronoun): وہ اسم جس سے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

جیسے: **هَذَا** (یہ)، **ذَلِكَ** (وہ) مذکر کے لئے اور **هَذِهِ** (یہ)، **تِلْكَ** (وہ) مؤنث کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

iv۔ اسم استفہام (Interrogative Pronoun): وہ اسم جو سوال پوچھنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

جیسے: **مَنْ** (کون)، **مَا** (کیا)، **كَيْفَ** (کیسا) اور **كَمْ** (کتنا)

v۔ اسم مَوْصُول (Conjunction): وہ اسم جو جملے کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے ملائے۔

جیسے: **الَّذِي** (مذکر mg. کے لئے)۔ **الَّتِي** (مؤنث fg. کے لئے) معنی جس نے یا جو

۲۔ اسم نَكْرَه: اسم نکرہ عام چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ اسم ذات (Common Noun): ایک قسم کی بہت سی چیزوں کا مشترک نام۔

جیسے: رَجُلٌ (مرد) ، كِتَابٌ (کتاب) ، مَدِينَةٌ (شہر)

ii- اسم صفت (Adjective) : وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کی اچھائی، برائی یا اسکی حالت بیان کرے۔

جیسے: قُرْآنٌ مَجِيدٌ ، بزرگی والا قرآن ، عَذَابٌ أَلِيمٌ دردناک عذاب۔

iii- اسم مصدر (Verb Infinitive) : وہ اسم جو کسی کام کا نام ہو۔

جیسے: قَتَلَ (مارڈالنا) ، فَتَحَ (کھولنا) ، اخْرَاجَ (نکلانا)

iv- اسم مشتق (Derivative) : وہ اسم جو کسی مصدر سے بنایا گیا ہو۔

جیسے: قَاتِلٌ (قتل کرنے والا) ، مَقْتُولٌ (قتل ہونے والا) ، مَقْتُلٌ (قتل ہونے کی جگہ)

یہ اسم قَتَلَ سے بنائے گئے ہیں۔

اسم معرفہ اور اسم نکرہ کی خصوصیت : اسم نکرہ کی نشانی تنوین ہوتی ہے۔ یعنی دو پیش () ، دو زبر

() یا دو زیر () کوئی اسم نکرہ اپنی اصلی حالت میں تنوین کے بغیر نہیں ہوتی۔

اَلُ تعریف: اگر کسی اسم نکرہ کے شروع میں اَلُ لگا دیا جائے تو وہ معرفہ بن جاتا ہے۔ اور اس سے کوئی خاص شخص یا

خاص چیز یا خاص جگہ ہی سمجھی جاتی ہے۔ اس صورت میں تنوین گرجاتی ہے اور اسم کا اعراب صرف ایک پیش () ،

ایک زبر () ، یا ایک زیر () رہ جاتا ہے۔

جیسے: كِتَابٌ (کوئی کتاب) <---- اَلْكِتَابُ (خاص کتاب ، مثلاً قرآن مجید)

مَدِينَةٌ (کوئی شہر) <---- اَلْمَدِينَةُ (خاص شہر ، یعنی مدینہ منورہ)

اَرْضٌ (زمین کا حصہ) <---- اَلْاَرْضُ (گُره زمین ، یعنی کوئی زمین کا خاص علاقہ)

ایسے اَل سے چونکہ نکرہ میں معرفہ کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اسلئے اسے قواعد میں اَلُ تعریف (معرفہ بنانے

والا) کہتے ہیں۔ اسم معرفہ پر اَل لگتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی۔ البتہ بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

جیسے: اَلرُّومُ ، اَلشَّامُ ، مُحَمَّدٌ ، زَيْدٌ ، وغیرہ یہ اہل زبان کے استعمال پر موقوف ہے۔ اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں ہے۔

﴿ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُتُوبُ إِلَيْكَ ﴾

حرف تنکیر اور حرف تعریف

۱۔ اسم نکرہ یا تنکیر: عربی زبان میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین یعنی دو پیش (ة)، دو زبر (ء) یا دو زیر (ِ) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرف تنکیر سمجھا جاتا ہے (جیسا کہ انگریزی میں 'A' ہے)۔
اُردو میں اسکا ترجمہ 'کوئی ایک' یا 'ایک' یا 'کچھ' کیا جاتا ہے۔

جیسے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد)، مَاءٌ (کچھ پانی) مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔
تنبیہ: بعض اوقات اسم علم پر بھی تنوین آتی ہے۔

جیسے: مُحَمَّدٌ، عَمْرٌ، زَيْدٌ، وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ اَلْ یا لام تعریف: اَلْ عربی زبان کا حرف تعریف ہے (جیسے انگریزی میں 'The' ہے) جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف جب کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور الْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے اور صرف ایک پیش رہ جاتا ہے۔

جیسے: كِتَابٌ سے الْكِتَابُ، قَلَمٌ سے الْقَلَمُ

۴۔ مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ میں ملا کر پڑھنا چاہئے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ

جسے هَمْزَةُ الْوَصْلِ کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائیگا: بَابُ الْبَيْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں بَابُ الْبَيْتِ

پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ: اگر لام تعریف سے پہلے حرف ساکن ہو تو اسکو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔ مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے:

جیسے: مِنْ الْبَيْتِ (گھر سے) اور عَنْ کو عَنِ الْبَيْتِ (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵۔ جب تنوین والے لفظ مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ کے ماقبل ہو تو تنوین کو کسرہ (ِ) دیکر لام کے ساتھ ملا کر پڑھیں:

ذَيْدٌ (ذَیْدُنِ) کے بعد الْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَيْدُنِ الْعَالِمِ (علم والا زید)۔

تنبیہ: اِبْنٌ (لڑکا) اِبْنَةٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف (ا) بھی ہمزة الوصل ہے۔ جو ماقبل سے ملنے کے وقت

گرادیا جاتا ہے: جیسے: هُوَ اِبْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هَذَا اِسْمٌ (یہ ایک نام ہے) زَيْدُنِ اِبْنٌ (زید ایک لڑکا ہے)

حَامِدُنِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے) اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ کے لام (ل) کو زیر لگا کر بُ اور سُ میں ملا کر پڑھو:

اَلْ اِبْنُ کو (اِبْنُ) اَلْ اِسْمُ کو (اِسْمُ) پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف سٹشی ہو تو اَلْ کا لام حرفِ سٹشی میں مُدْغَم ہو جاتا ہے۔ یعنی تَلَفُّظ

کے وقت لام کے بجائے حرفِ سٹشی ہی کا تَلَفُّظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ سٹشی پر

تشدید لکھی جاتی ہے۔ جیسے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ (مرد) وغیرہ:

حروفِ شمسیہ یہ ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن

اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف قمری (حرفِ قمری: حق کا خوف عجب غم ہے) ہو تو اَلْ کا لام حرفِ قمری میں مُدْغَم نہیں ہوتا ہے۔ یعنی تَلَفُّظ کے وقت لام (ل) کا تَلَفُّظ کیا جاتا ہے۔ جیسے: اَلْقَمَرُ (چاند) اَلجَمَلُ (اونٹ) وغیرہ:

حرفِ قمریہ یہ ہیں: ا ب غ ح ج ک و خ ف ع ق ی م ہ (ابغ حجک و خف عقیمہ)

سلسلہ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ: ذیل کے اسموں پر حرفِ تعریف لگا کر تَلَفُّظ کرو:

۱۔ اِنْسَانٌ - آدمی	۲۔ بَيْتٌ - گھر	۳۔ تَمْرٌ - کھجور
۴۔ ثَمْرٌ - پھل	۵۔ جَاهِلٌ - جاہل یا بے علم	۶۔ حَسَنٌ - اچھا یا خوبصورت
۷۔ خُبْرٌ - روٹی	۸۔ دَرَسٌ - سبق	۹۔ ذَنْبٌ - گناہ
۱۰۔ رَسُوْلٌ - پیغمبر	۱۱۔ زَكُوَّةٌ - زکوٰۃ	۱۲۔ سَهْلٌ - آسان
۱۳۔ شَيْءٌ - چیز (Things / Items)	۱۴۔ صَلَوَةٌ - نماز	۱۵۔ ضَوْءٌ - روشنی یا چمک
۱۶۔ طَيْبٌ - اچھا یا پاک	۱۷۔ ظَالِمٌ - ظلم کرنے والا	۱۸۔ عَادِلٌ - انصاف کرنے والا
۱۹۔ عَفُوْرٌ - بڑا بخشنے والا	۲۰۔ فَاسِقٌ - بدکار	۲۱۔ قَبِيْحٌ - بُرا یا بدصورت
۲۲۔ كَرِيْمٌ - بزرگ یا سخی	۲۳۔ لَبَنٌ - دودھ	۲۴۔ مَاءٌ - پانی
۲۵۔ نَهَارٌ - دن (Day Light)	۲۶۔ وَلَدٌ - لڑکا	۲۷۔ هِرٌّ - بِلَا (Cat)
۲۸۔ يَوْمٌ - دن (Day)	۲۹۔ وَ - اور	۳۰۔ أَوْ - یا

مشق نمبر-۱

تنبیہ: بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کریں یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھیں: **الْبَيْتُ** کو **الْبَيْتُ**، **الزَّكَاةُ**

کو **الزَّكَاةُ** پڑھا کریں۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کر لیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر: **خُبْرٌ وَ لَبَنٌ**۔

مندرجہ ذیل سلسلہ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھیں:

- | | | | | | |
|-----|---------------------------|-----|------------------------|-----|----------------------------|
| ۱۔ | الْبَيْتُ | ۲۔ | الْتَمْرُ | ۳۔ | الصَّلَاةُ وَ الزَّكَاةُ |
| ۴۔ | خُبْرٌ وَ لَبَنٌ | ۵۔ | صَالِحٌ أَوْ فَاسِقٌ | ۶۔ | الْحَسَنُ أَوْ الْقَبِيحُ |
| ۷۔ | الْمَاءُ وَ الْخُبْرُ | ۸۔ | الْتَمْرُ وَ اللَّبَنُ | ۹۔ | جَاهِلٌ وَ عَالِمٌ |
| ۱۰۔ | الْإِنْسَانُ وَ الْفَرَسُ | ۱۱۔ | دَرْسٌ وَ كِتَابٌ | ۱۲۔ | الْعَادِلُ أَوْ الظَّالِمُ |
| ۱۳۔ | جَمَلٌ وَ فَرَسٌ | | | | |

عربی میں ترجمہ کرو

مندرجہ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ 'کوئی' یا 'کچھ' نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگائیں:

- | | | | |
|------|----------------------------------|------|-------------------------|
| (۱) | کوئی ایک گھوڑا | (۲) | کوئی ایک آدمی |
| (۳) | ایک مرد اور ایک گھوڑا | (۴) | کچھ روٹی اور کچھ پانی |
| (۵) | ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر | (۶) | نماز اور عالم |
| (۷) | نیک یا بد | (۸) | آدمی یا گھوڑا |
| (۹) | دودھ اور روٹی | (۱۰) | ایک انسان اور ایک گھوڑا |
| (۱۱) | بد صورت اور خوب صورت | (۱۲) | ایک بٹا اور ایک لڑکا |
| (۱۳) | چاند اور سورج | (۱۴) | اونٹ یا گھوڑا |

﴿ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾

مُرَكَّبَات

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو 'ترکیب' اور اس مجموعے کو 'مُرَكَّب' کہتے ہیں۔

مُرَكَّب دو قسم کا ہوتا ہے : (۱) تام (۲) ناقص

۱۔ مُرَكَّب تام: مُرَكَّب تام وہ ہے جس کے سُننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا کوئی خواہش سمجھ میں

آجائے۔ الرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔

خُذِ الْكِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا، رَبِّ ارْزُقْنِي (اے میرے رب مجھے روزی دے)

کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مُرَكَّب تام کو جملہ یا کلام کہتے ہیں۔

۲۔ مُرَكَّب ناقص: مُرَكَّب ناقص وہ ہے جس کے سُننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو اور نہ کوئی حکم سمجھا جائے اور نہ خواہش۔

بلکہ وہ ایک ادھوری سی بات ہو رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) كِتَابٌ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

مُرَكَّب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے : ۱۔ مُرَكَّب توصیفی ۲۔ مُرَكَّب اضافی ۳۔ مُرَكَّب جزی اور ۴۔ مُرَكَّب اشاری

وغیرہ ... جن میں سے مُرَكَّب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مُرَكَّبَات ناقصہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

۱۔ مُرَكَّب توصیفی

۱۔ جس مُرَكَّب میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی صفت بتائے وہ مُرَكَّب توصیفی ہے۔ رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد

نیک) دیکھو اس مثال میں لفظ صَالِحٌ لفظ رَجُلٌ کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۲۔ مُرَكَّب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات ہوتا ہے اور دوسرا اسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُلٌ اسم ذات

ہے اور صَالِحٌ اسم صفت۔

۳۔ مُرَكَّب توصیفی میں پہلے جزو موصوف (Noun) اور دوسرے کو صفت (Adjective) کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر

کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صفت ہے۔

۴۔ مُرَكَّب توصیفی میں موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ دونوں جزو معرفہ ہوں گے۔

جیسے: رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں۔ الرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں۔

۵۔ جو اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۶۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جز ہوا کرتے ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر-۲

مندرجہ ذیل سلسلہ الفاظ میں اسم ذات اور اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب تو صیفی تیار کر سکتے ہو:

- | | | |
|--|------------------------------------|-----------------------------------|
| ۱۔ بُسْتَانٌ - باغ | ۲۔ بَحْرٌ - سمندر ، دریا | ۳۔ بَطِيخٌ - تربوز، خر بوزہ |
| ۴۔ كَبِيرٌ - بڑا | ۵۔ عَمِيقٌ - گہرا | ۶۔ رَدِيءٌ - نکمّا |
| ۷۔ تَفَاحٌ - سیب | ۸۔ رُمَانٌ - انار | ۹۔ قَصْرٌ - محل ، حویلی |
| ۱۰۔ شَارِعٌ - بڑا راستہ، شاہراہ | ۱۱۔ مَحَلٌ - جگہ | ۱۲۔ مَسْجِدٌ - مسجد |
| ۱۳۔ مَلِكٌ - بادشاہ | ۱۴۔ جُبْنٌ - پنیر | ۱۵۔ قَلَمٌ - قلم |
| ۱۷۔ وَرْدٌ - گلاب کا پھول | ۱۸۔ جَيْدٌ - عمدہ | ۱۹۔ حُلُوٌ - میٹھا |
| ۲۰۔ عَرِيضٌ - چوڑا | ۲۱۔ مَشِيدٌ - مضبوط | ۲۲۔ نَظِيْفٌ - سُتھرا |
| ۲۳۔ وَسِيْعٌ - گشادہ | ۲۴۔ صَغِيْرٌ - چھوٹا | ۲۱۔ أَحْمَرٌ - (بغیر تون کے) سُرخ |
| ۲۴۔ عَظِيْمٌ - بزرگی والا ، بڑا شاندار | ۱۹۔ مَلِحٌ يَمْلِحُ - کھارا، نمکین | |

مشق نمبر-۲

- | | | | |
|--------------------------|----------------------------|--------------------------|---------------------------|
| ۱۔ اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ | ۲۔ الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ | ۳۔ قَصْرٌ عَظِيْمٌ | ۴۔ اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ |
| ۵۔ بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ | ۶۔ تَمْرٌ حُلُوٌ | ۷۔ اَلتَّمْرُ الْحُلُوُّ | ۸۔ مَلِكٌ صَالِحٌ |
| ۹۔ اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ | ۱۰۔ شَيْءٌ طِيْبٌ | | |

عربی میں ترجمہ کرو

- | | | |
|---------------------------|--------------------------------------|---------------------------------|
| (۱) مضبوط مکان | (۲) چھوٹا گھر | (۳) ایک خوبصورت پھول |
| (۴) بد صورت مرد | (۵) چوڑا راستہ | (۶) کوئی ایک نیک مرد |
| (۷) میٹھا دودھ | (۸) انصاف کرنے والا بادشاہ | (۹) شاندار محل |
| (۱۰) چھوٹی جگہ | (۱۱) آسان سبق | (۱۲) ایک خوبصورت گھوڑا |
| (۱۳) ایک میٹھا پھل | (۱۴) عمدہ گھوڑا | (۱۵) کشادہ گھر |
| (۱۶) عمدہ روٹی یا چھادودھ | (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا | (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ |

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

اسم بِلِحَاطِ جِنْسِ (Gender)

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یعنی **مُذَكَّرٌ** (masc. gender) اور **مُؤنثٌ** (fem. gender)۔ عربی زبان میں کسی اسم کی جنس معلوم کرنے کے لئے پہلے اس میں مؤنث ہونے کی علامت تلاش کی جاتی ہے۔ **مُؤنثٌ** اسم کی شناخت کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں۔

۱۔ **پہلا طریقہ:** لفظ کے معنی پر غور کریں، اگر وہ کسی حقیقی مؤنث کے لئے ہے یعنی اس کے مقابلے میں مذکر (نر) پایا جاتا ہے یا وہ لفظ کسی عورت کے نام کو ظاہر کرتا ہے تو وہ لازماً مؤنث ہوگا۔

مثلاً: **اُمُّ** (ماں) اس کے مقابلے میں مذکر ہے **اَبٌ** (باپ)
بِنْتُ (بیٹی) اس کے مقابلے میں مذکر ہے **اِبْنٌ** (بیٹا)
نَاقَةٌ (اونٹنی) اس کے مقابلے میں مذکر ہے **جَمَلٌ** (اونٹ)

مَرِيْمٌ عورت کا نام ہے لہذا مؤنث شمار کیا جائے گا۔

۲۔ **دوسرا طریقہ:** اگر لفظ میں مؤنث ہونے کی کوئی 'لفظی علامت' موجود ہے تو اسے مؤنث سمجھا جائے گا۔

یہ علامات تین ہیں۔ ۱۔ آخری حرف **ة** (تائے مربوطہ) ۲۔ **ی** ۳۔ **اء**

☆ آخری حرف 'ة' (تائے مربوطہ) ہو۔

جیسے: **جَنَّةٌ** (باغ) **حَيَوَةٌ** (زندگی) **زَكَاةٌ** (زکوٰۃ) وغیرہ۔۔۔

بعض اس قاعدے سے مستثنیٰ (Exceptional) ہیں۔

مثلاً: **عَلَامَةٌ** (بہت بڑا عالم) **خَلِيْفَةٌ** (مسلمانوں کا حکمراں) **طَلْحَةٌ** (صحابی کا نام)

نوٹ: اکثر مذکر الفاظ کو مؤنث بنانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ مذکر کے آخری حرف پر زبر (َ) لگا کر اسکے

آخری حرف کو تائے مربوطہ (ة) کا اضافہ کرتے ہیں۔

مثلاً: **اِبْنٌ** سے **اِبْنَةٌ**، **حَسَنٌ** سے **حَسَنَةٌ**، **كَافِرٌ** سے **كَافِرَةٌ**

☆ آخری حرف پر 'ی' ہو: جیسے **حُسْنِيٌّ** (سب سے حسین) **صَغْرِيٌّ** (سب سے چھوٹی) **كُبْرِيٌّ**

(سب سے بڑی) البتہ چند الفاظ مستثنیٰ ہیں مثلاً: **مُوسَى** - **عِيسَى** - اور **يَحْيَى** وغیرہ۔۔۔

☆ آخری حرف پر **ء** ہو۔ مثلاً: **حَمْرَاءُ** (سرخ)، **زُرْقَاءُ** (نیلی)، **صَفْرَاءُ** (پیلی)

اگرچہ چند الفاظ مُستثنیٰ ہیں۔ مثلاً: **مَاءُ** (پانی) **هَوَاءُ** (ہوا) وغیرہ۔

۳۔ تیسرا طریقہ: بہت سے اَسْمَاءِ ایسے ہوتے ہیں جو درحقیقت نہ تو مذکر ہوتے ہیں اور نہ ہی اُن میں مَوْنُث ہونے کی

کوئی لفظی علامت ہوتی ہے۔ ایسے اَسْمَاءِ کی جنس کی بنیاد اس پر ہوتی ہے کہ اہل زبان ان کو کیا مانتے ہیں۔

مثلاً: سورج کو اُردو میں مذکر مانا جاتا ہے لیکن عرب **شَمْسٌ** (سورج) کو مَوْنُث بولتے ہیں۔ جس اَسْمَاءِ کو

اہل زبان مَوْنُث بولتے ہیں انہیں 'مَوْنُث سَمَاعِی' کہتے ہیں۔ جن میں سے کچھ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

☆ تمام حروف تہجی (Alphabets): مثلاً: **اَلِفٌ** (ا)، **مِیْمٌ** (م)، **لَامٌ** (ل)، وغیرہ۔

☆ مُلکوں؛ شہروں؛ قصبوں اور قبیلوں کے نام: مثلاً: **اَلشَّامُ**، **قُرَیْشٌ**، **مِصْرٌ**، وغیرہ۔

☆ دوزخ کے تمام نام: مثلاً: **اَلنَّارُ**، **جَهَنَّمَ**، **اَلشَّعِیْرُ**، **سَقْرٌ**، وغیرہ۔

☆ ہواؤں کے تمام نام: مثلاً: **رِیْحٌ**، **دَبُوْرٌ** (پچھے سے چلنے والی ہوا) **قَبُوْلٌ** (سامنے سے چلنے والی ہوا)

☆ انسان جسم کے اکثر جفت (Even) اعضاء: مثلاً: **یَدٌ** (ہاتھ)، **رِجْلٌ** (ٹانگ)، **اُذُنٌ** (کان)،

عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ۔

اَسْمَاءِ مذکورہ کے علاوہ بھی لفظی اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب مَوْنُث استعمال کرتے ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

اَرْضٌ (زمین) **دَارٌ** (گھر) **شَمْسٌ** (سورج) **حَرْبٌ** (لڑائی)

رِیْحٌ (ہوا) **نَارٌ** (آگ) **خَمْرٌ** (شراب) **سُوْقٌ** (بازار) **نَفْسٌ** (جان)

سلسلہ الفاظ نمبر-۳

۱۔ **اَلْحَكِيْمٌ** - حکمت سے بھرا ہوا، داتا ۲۔ **بَلَدَةٌ** - شہر ۳۔ **شَدِيْدٌ** - سخت

۴۔ **طَالِعٌ** - طلوع ہونے والا ۵۔ **صَدِیْقٌ** - سچا ۶۔ **طَوِيْلٌ** - لمبا

۷۔ **غَارِبٌ** - غروب ہونے والا ۸۔ **قَصِيْرٌ** - کوتاہ ۹۔ **قَلْبٌ** - دل

۱۰۔ **فَرِيْضَةٌ** - فرض، ضروری کام ۱۱۔ **مُطْمَئِنٌّ** - اطمینان والا ۱۲۔ **نَهْرٌ** - نہر، ندی

۱۳۔ **فَاطِمَةٌ** - (بغیر تینوں کے) خاص نام عورت کا ۱۴۔ **مَوْقَدَةٌ** - بھڑکائی ہوئی ۱۵۔ **نَارٌ** - آگ

مشق نمبر ۳

- | | | |
|-------------------------------|----------------------------|---|
| ۱۔ النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ | ۲۔ لَيْلَةٌ طَوِيلَةٌ | ۳۔ الْقُرْآنُ الْحَكِيمُ |
| ۲۔ رِيحٌ شَدِيدَةٌ | ۵۔ الْخَلِيفَةُ الْعَادِلُ | ۶۔ بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ |
| ۷۔ دَارٌ عَظِيمَةٌ | ۸۔ نَارٌ مُوقَدَةٌ | ۹۔ ابْنَةٌ صَالِحَةٌ |
| ۱۰۔ هِنْدُنُ الصَّادِقَةُ | ۱۱۔ الْعُرُوسُ الْحَسَنَةُ | ۱۲۔ الشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ |
| ۱۳۔ الصَّلَاةُ الْفَرِيضَةُ | ۱۴۔ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ | ۱۵۔ ابْنَةُ الْحُسَيْنِ |
| ۱۶۔ حَرْبٌ طَوِيلَةٌ | ۱۷۔ طَرْفَةُ الشَّاعِرِ | ۱۸۔ رَشِيدُنِ الْعَلَامَةِ |

عربی میں ترجمہ کرو

- | | | |
|-------------------------|---|---------------------|
| (۱) ایک خوبصورت لڑکی | (۲) نیک خلیفہ | (۳) دانا مرد |
| (۴) فرض زکوٰۃ | (۵) کوئی ایک فرض نماز | (۶) ایک چھوٹی رات |
| (۷) بڑا دن | (۸) اچھی چیز | (۹) بدصورت دلہن |
| (۱۰) تند ہوا | (۱۱) دراز ندی | (۱۲) لمبی لڑائی |
| (۱۳) کوتاہ ہاتھ | (۱۴) ایک اطمینان والا دل | (۱۵) محمد جو نیک ہے |
| (۱۶) بہت علم والی فاطمہ | (۱۷) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند | |

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

اعداد (Numbers) (واحد ، ثنیه ، جمع)

عربی میں عدد کو ظاہر کرنے کیلئے اسکی تین قسمیں ہیں :

(۱) واحد (Singular-sr.) (۲) ثنیه (Dual-dl.) اور (۳) جمع (Plural-pl.)

(۱) واحد : واحدہ اسم ہے جو مفرد یا ایک پر دلالت کرے جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

(۲) ثنیه : ایسا اسم جو دو پر دلالت کرے جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)۔

(۳) جمع : ایسا اسم جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے: رَجَالٌ (دو سے زیادہ مرد)۔

واحد سے ثنیه بنانے کا قاعدہ : اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ اسم خواہ مذکر ہو یا مؤنث، دونوں کے ثنیه بنانے کا ایک ہی قاعدہ ہے۔ اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ حالت 'رفع' میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر () لگا کر اُس کے آگے الف اور نون مکسورہ یعنی (انِ) کا اضافہ کر دیتے ہیں۔

مثلاً : مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَانِ جب کہ حالت نصب اور جر میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر () لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نون مکسورہ یعنی (ینِ) کا اضافہ کرتے ہیں جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَيْنِ ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَيْنِ ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

	واحد	ثنیه		
		رفع	نصب	جر
		انِ	ینِ	ینِ
مذکر	كِتَابٌ	كِتَابَانِ	كِتَابَيْنِ	كِتَابَيْنِ
مؤنث	جَنَّةٌ	جَنَّاتٍ	جَنَّاتَيْنِ	جَنَّاتَيْنِ
مذکر	مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
مؤنث	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتَيْنِ	مُسْلِمَاتَيْنِ

جمع کی قسمیں

عربی زبان میں جمع دو طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) جمع سالم (Plural-pl.) اور (۲) جمع مکسر (Broken Plural-br.pl.)

۱۔ جمع سالم: جمع سالم میں واحد لفظ جوں کا توں موجود رہتا ہے اور اس کے آخر پر کچھ حرفوں کا اضافہ کر کے جمع بنا لیتے ہیں۔ جس طرح انگریزی میں واحد لفظ کے آخر میں s یا es بڑھا کر جمع بناتے ہیں۔

۲۔ جمع مکسر: جس طرح انگریزی میں تمام اسماء کی جمع اس قاعدے کے مطابق نہیں بنتی بلکہ کچھ کی مختلف بھی ہوتی ہے۔

مثلاً: His کی جمع Their ہے۔ اسی طرح عربی میں بھی تمام اسماء کی جمع سالم نہیں بنتی بلکہ کچھ اسماء کی جمع اس طرح

آتی ہے کہ یا تو واحد لفظ کے حروف تترتر ہو جاتے ہیں یا بالکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً: **عَبْدٌ** (غلام بندہ) کی جمع

عِبَادٌ اور **إِمْرَأَةٌ** کی جمع **نِسَاءٌ** ہے۔ ان کو جمع مکسر کہتے ہیں۔ مکسر کے معنی 'توڑا ہوا' ہیں کیونکہ اس میں

واحد لفظ کے حروف کی ترتیب ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لئے انہیں 'جمع مکسر' کہتے ہیں۔

نوٹ: اب ہم جمع سالم بنانے کا قاعدہ سمجھتے ہیں لیکن پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن واحد سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ مذکر کیلئے الگ ہے اور مؤنث کیلئے الگ ہے۔

۱۔ (i) جمع مذکر سالم

جمع مذکر سالم بنانے کا قاعدہ: حالتِ رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر ایک پیش (ـُ) لگا کر اسکے آگے واؤ ساکن اور نون

مفتوحہ یعنی (ـُؤن) کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً: **مُسْلِمٌ** سے **مُسْلِمُونَ** جبکہ حالتِ نصب اور جر میں واحد اسم کے

آخری حرف پر زیر (ـِ) لگا کر اسکے آگے یائے ساکن اور نون مفتوحہ یعنی (ـِین) کا اضافہ کرتے ہیں۔

جیسے: **مُسْلِمٌ** سے **مُسْلِمِينَ** اسکی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	جمع مذکر سالم		
	رفع	نصب	جر
	ـُؤن	ـِین	ـِین
مُسْلِمٌ	مُسْلِمُونَ	مُسْلِمِينَ	مُسْلِمِينَ
نَجَارٌ	نَجَارُونَ	نَجَارِينَ	نَجَارِينَ
خِيَّاطٌ	خِيَّاطُونَ	خِيَّاطِينَ	خِيَّاطِينَ
فَاسِقٌ	فَاسِقُونَ	فَاسِقِينَ	فَاسِقِينَ

۱۔ (ii) جمع مؤنث سالم

جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ: حالتِ رفع میں واحد اسم کے آگے 'اِثْ' کا اضافہ کرتے ہیں جبکہ حالتِ نصب اور جر میں 'اِثْ' کا اضافہ کرتے ہیں۔ اگر واحد مؤنث اسم کے آخر پر تائے مربوط ہو تو اسے گرا کر پھر 'اِثْ' یا 'اِثْ' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ اور مُسْلِمَاتٌ۔ اسکی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

جمع مؤنث سالم			واحد
جر	نصب	رفع	
اِثْ	اِثْ	اِثْ	
مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَةٌ
نَجَارَاتٍ	نَجَارَاتٍ	نَجَارَاتٌ	نَجَارَةٌ
خَيَّاطَاتٍ	خَيَّاطَاتٍ	خَيَّاطَاتٌ	خَيَّاطَةٌ
فَاسِقَاتٍ	فَاسِقَاتٍ	فَاسِقَاتٌ	فَاسِقَةٌ

۲۔ جمع مکسر

جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی بدل جاتی ہے (مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے۔ جیسے فُلُكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ انکا شمار بھی جمع مکسر میں ہوتا ہے) اسکے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا یا گھٹادیے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات و سکنات میں تغیر و تبدیل ہو جاتا ہے۔

بعض اسم واحد کی جمع سالم بھی بدلتی ہے اور مکسر بھی مثلاً: كَافِرٌ جمع سالم کا كَافِرُونَ درست ہے اور جمع مکسر كُفَّارٌ بھی اور عَالِمٌ سے عَالِمُونَ ، عُلَمَاءٌ وغیرہ۔۔۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
جِدَارٌ	جُدُرَانٌ	كُرْسِيٌّ	كُرَاسِيٌّ	رَأْسٌ	رُؤُوسٌ
وَجْهٌ	وُجُوهُ	قَمَرٌ (moon)	أَقْمَارٌ	سَيْفٌ	سُيُوفٌ
لِسَانٌ	أَلْسِنَةٌ	مَكْتَبٌ	مَكَاتِبٌ	مَقْعَدٌ	مَقَاعِدٌ
جَمَلٌ	جِمَالٌ	نَاقَةٌ	نُوقٌ	مَوْعِظَةٌ	مَوَاعِظٌ
نَهْرٌ	أَنْهَارٌ	رَجُلٌ	رِجَالٌ	وَزِيرٌ	وَزَرَاءٌ
كِتَابٌ	كُتُبٌ	خَشَبٌ	خُشْبٌ		

متنبیہ: (۱) بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکر کی طرح بھی آتی ہے۔

مثلاً: **سَنَةٌ** (برس) کی جمع سالم **سِنُونٌ** یا **سِنِينٌ** ہوتی ہے کبھی **سَنَوَاتٌ** بھی۔

(۲) تشنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون (ن) ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے

☆ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: مثلاً: **قَوْمٌ** (قوم) **رَهْطٌ** (گروہ، جماعت) عبارت (Phrase) میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا: **قَوْمٌ صَالِحُونَ**۔

☆ پچھلے سبقوں میں پڑھ چکے ہو اعراب تعریف و تنکیر اور تذکیر و تانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ واحد، تشنیہ اور جمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہئے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لو گے)۔ لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل (نوٹ: عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلاء میں ہے، باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے) کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو یا مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ **آيَامٌ مَّعْدُودَةٌ** (گنے ہوئے دن) کہا جاتا ہے اور **آيَامٌ مَّعْدُودَاتٌ** بھی۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴

- | | | | | | |
|-----|---|-----|---|-----|-------------------------------------|
| ۱۔ | الَاتِي - آئندہ - آنے والا | ۲۔ | آيَةٌ - نشان - قرآن کی آیت | ۳۔ | بَيِّنَةٌ - ظاہر - کھلی ہوئی |
| ۴۔ | الْجَارِي - رواں - بہنے والا | ۵۔ | الْمَاضِي - گزشتہ | ۶۔ | حَارَةٌ - محلہ |
| ۷۔ | خَادِمٌ - خدمتگار - نوکر | ۸۔ | خَبَازٌ - نانباہی | ۹۔ | خِيَاطٌ - درزی |
| ۱۰۔ | تَعْبَانٌ - تھکا ماندہ | ۱۱۔ | زَعْلَانٌ - ناخوش - ناراض | ۱۲۔ | شَهْرٌ - مہینہ |
| ۱۳۔ | كَسْلَانٌ - تھکا ماندہ / سُست | ۱۴۔ | لَاعِبٌ - کھیلنے والا | ۱۵۔ | لَامِعٌ - چمکدار |
| ۱۶۔ | مَبْسُوطٌ - خوشدل | ۱۷۔ | مُجْتَهِدٌ - محنتی - چُست | ۱۸۔ | مُسْنَدٌ - سہارا لگائے ہوئے |
| ۱۹۔ | مُظْلِمٌ - اندھیرا - اندھیرا کرنے والا | ۲۰۔ | مُعَلِّمٌ - سکھانے والا - اُستاد | ۲۱۔ | مَشْغُولٌ - مشغول - مصروف |
| ۲۲۔ | مُنِيرٌ - روشن - روشن کرنیوالا | ۲۳۔ | نَجَّارٌ - بڑھی | | |

مشق نمبر ۴

- ۱۔ الْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ ۲۔ الْمُعَلَّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ ۳۔ الْمُعَلَّمُونَ الصَّالِحُونَ
- ۴۔ مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ ۵۔ اللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ ۶۔ قَمَرٌ مُنِيرٌ
- ۷۔ الشَّمْسُ الْمُبِيرَةُ ۸۔ الْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ ۹۔ السَّنَةُ الْمَاضِيَةُ
- ۱۰۔ الشَّهْرُ الْجَارِيُّ ۱۱۔ الْأَنْهَرُ الْجَارِيَةُ (۱) ۱۲۔ حَارَاتٌ نَظِيفَةٌ (۲)
- ۱۳۔ خِيَاطَةٌ كَسْلَانَةٌ ۱۴۔ الْإِبْنَتَانِ التَّعْبَانَتَانِ ۱۵۔ ابْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ
- ۱۶۔ رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ ۱۷۔ السِّنُونَ الْأَتِيَّةُ (۳) ۱۸۔ الْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيرَةُ (۴)
- ۱۹۔ النَّجَّارُونَ الْكَسْلَانُونَ وَ الْخَادِمُونَ الْمُجْتَهِدُونَ ۲۰۔ زَيْدٌ زَعْلَانٌ
- ۲۱۔ عَمْرُونَ الْمَبْسُوطُ ۲۲۔ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ (۶) ۲۳۔ خَشَبٌ مُسْنَدَةٌ (۵)

(۵، ۴، ۳، ۲، ۱) موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اسلئے اسکی صفت واحد مؤنث ہے۔ (۶) موصوف غیر عاقل کی جمع اور اسکی صفت بھی جمع ہے

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) ایک چمکدار آنکھ (۲) دو مختی مرد (۳) مشغول نانبائی
- (۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵) روشن دن (۶) خوبصورت درز میں
- (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸) سُست درزی (۹) بہتی نہریں
- (۱۰) بڑے جانور (۱۱) سال رواں (۱۲) ماہ گذشتہ
- (۱۳) گذرے ہوئے سال (۱۴) خوشدل خادم

﴿ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ ﴾

﴿ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾

اسم کی حالتیں بلحاظِ اعراب (Case)

رَفْعِي (Nominative) نَصْبِي (Accusative) جَرِّي (Genitive)

عربی زبان میں جملے کے اندر موقع استعمال کے مطابق اکثر اسموں کا اعراب (آخری حرف کی حرکت یا سکون کو اعراب کہتے ہے) بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ اعراب کے لحاظ سے اکثر اسموں کی تین حالتیں ہوتی ہیں:

(۱) رَفْعِي (۲) نَصْبِي اور (۳) جَرِّي

ان تین حالتوں میں مختلف اسموں کے اعراب بہ تفصیل نیچے درج ہیں:

۱۔ اسم مفرد واحد مذکر اور اسم جمع مکسر کا اعراب:

جَرِّي حالت	نَصْبِي حالت	رَفْعِي حالت	
_____	_____	_____	
رَفِيقٍ	رَفِيقًا	رَفِيقٌ	مفرد مذکر (sr. mg.)
كَافِرٍ	كَافِرًا	كَافِرٌ	
عَابِدٍ	عَابِدًا	عَابِدٌ	
مُسْلِمٍ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٌ	
مُؤْمِنٍ	مُؤْمِنًا	مُؤْمِنٌ	
سَمَاءٍ	سَمَاءً	سَمَاءٌ	
أَبْصَارٍ	أَبْصَارًا	أَبْصَارٌ	جمع مکسر (br.pl.)
أَرْجُلٍ	أَرْجُلًا	أَرْجُلٌ	
أَسْلِحَةٍ	أَسْلِحَةً	أَسْلِحَةٌ	
بُيُوتٍ	بُيُوتًا	بُيُوتٌ	
عِبَادٍ	عِبَادًا	عِبَادٌ	

۲۔ اسم مفرد واحد مؤنث کا اعراب:

جَرِّی حالت	نَصْی حالت	رَفْعِی حالت	
ة_____	ة_____	ة_____	
جَنَّة	جَنَّة	جَنَّة	واحد مؤنث (sr. fg.)
خَبِيْثَة	خَبِيْثَة	خَبِيْثَة	
صَلَوَة	صَلَوَة	صَلَوَة	
مُسْلِمَة	مُسْلِمَة	مُسْلِمَة	
مُهَاجِرَة	مُهَاجِرَة	مُهَاجِرَة	

۳۔ اسم تثنیہ مذکر و مؤنث کا اعراب:

جَرِّی حالت	نَصْی حالت	رَفْعِی حالت	
یْنَ _____	یْنَ _____	اِنْ _____	
رَفِیقَیْنِ	رَفِیقَیْنِ	رَفِیقَانِ	تثنیہ مذکر (dl. mg.)
عَابِدَیْنِ	عَابِدَیْنِ	عَابِدَانِ	
مُؤْمِنَیْنِ	مُؤْمِنَیْنِ	مُؤْمِنَانِ	

نوٹ: مثالوں سے واضح ہے کہ حالت نصب میں اسم کے آخری حرف پر دو زبر (َ) کے ساتھ ایک الف (ا) زائد لکھنا پڑتا ہے سوائے ان اسماء کے جو 'ة' یا الف (ا) کے ساتھ 'ء' پر ختم ہوتے ہیں۔

جَرِّی حالت	نَصْی حالت	رَفْعِی حالت	
یْنَ _____	یْنَ _____	اِنْ _____	
جَنَّتَیْنِ	جَنَّتَیْنِ	جَنَّتَانِ	تثنیہ مؤنث (dl. fg.)
خَبِیْثَتَیْنِ	خَبِیْثَتَیْنِ	خَبِیْثَاتِیْنِ	
صَلَوَتَیْنِ	صَلَوَتَیْنِ	صَلَوَاتَانِ	
مُسْلِمَتَیْنِ	مُسْلِمَتَیْنِ	مُسْلِمَاتَانِ	

تنبیہ :- تثنیہ کا اعراب نصی اور جری حالتوں میں یکساں ہوتا ہے۔

۴۔ جمع مذکر سالم کا اعراب:

رَفْعِي حَالَت	نَصْصِي حَالَت	جَزْرِي حَالَت
___ وُنْ	___ يِنْ	___ يِنْ
رَفِيقُونْ	رَفِيقَيْنْ	رَفِيقَيْنْ
كَافِرُونْ	كَافِرَيْنْ	كَافِرَيْنْ
عَابِدُونْ	عَابِدَيْنْ	عَابِدَيْنْ

جمع مذکر (pl. mg.)

تنبیہ:- جمع مذکر سالم کا اعراب بھی نصی اور جری حالتوں میں یکساں ہوتا ہے۔

۵۔ جمع مؤنث سالم کا اعراب:

رَفْعِي حَالَت	نَصْصِي حَالَت	جَزْرِي حَالَت
___ اَتْ	___ اَتْ	___ اَتْ
جَنَّاتْ	جَنَّاتْ	جَنَّاتْ
حَبِيبَاتْ	حَبِيبَاتْ	حَبِيبَاتْ
مُسْلِمَاتْ	مُسْلِمَاتْ	مُسْلِمَاتْ
مُهَاجِرَاتْ	مُهَاجِرَاتْ	مُهَاجِرَاتْ

جمع مؤنث (pl. fg.)

نوٹ: جمع مؤنث سالم کا اعراب بھی نصی اور جری حالت میں یکساں ہوتا ہے۔

(۱) اگر کسی اسم پر 'ال' داخل ہو جائے تو اُس کا اعراب :

☆ رفعی حالت میں دو پیش (ء) کے بجائے ایک پیش (ؤ) رہ جاتا ہے،

جیسے: الرَّفِيقُ ، الْأَبْصَارُ ، الْجَنَّةُ ، الْخَبِيبَاتُ

☆ نصی حالت میں دو زبر (ء) کے بجائے صرف ایک زبر (ؤ) رہ جاتا ہے اور آخر میں زبر نہیں پڑھا جاتا،

جیسے: الرَّفِيقُ ، الْأَبْصَارُ ، الْجَنَّةُ ، الْخَبِيبَاتُ

تنبیہ:- تشبیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر سالم میں 'ال' داخل ہونے سے اعراب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

جیسے: الرَّفِيقَانِ ، الرَّفِيقَيْنِ ، الرَّفِيقُونَ ، الرَّفِيقَيْنِ

(۲) مُعْرَبُ أَسْمَاءٍ: جن اسماء کا اعراب موقع استعمال کے ساتھ بدلتا رہتا ہے انہیں مُعْرَبُ أَسْمَاءٍ کہتے ہیں۔

مُعْرَبُ أَسْمَاءٍ کی رفعی، نصی اور جری شکلیں کن کن موقعوں پر استعمال ہوتی ہیں، اسکی تفصیل مرکبات اور جملوں کے بیان میں حسب ضرورت بتائی جائے گی۔ پچھلے سبق میں اسم کی قسمیں بیان کی گئی ہیں، ان پر دوبارہ نظر ڈال لیجئے۔ ان میں سے ہر ایک قسم کے اسماء مُعْرَبُ نہیں ہیں۔ اگرچہ اکثر اسماء مُعْرَبُ ہیں مگر بعض اسم ایسے ہوتے ہیں جنکے آخری حرف کی حرکت موقع استعمال کی تبدیلی کے باوجود نہیں بدلتی۔ ایسے اسموں کو مُنْثی کہتے ہیں۔

منْثی اسماء: جس اسم کے آخری حرف کی حرکت مختلف موقعوں پر استعمال ہونے کے باوجود نہ بدلے، بلکہ تمام حالتوں میں یکساں رہے اسکو منْثی کہتے ہیں۔ اسمائے ضمیر، اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ میں سے اکثر منْثی ہیں۔ انکا تفصیلی بیان حسب ضرورت اپنے موقع پر آئے گا۔

اعراب: کلمے کے آخری حرف کی حرکت یا سکون کو اعراب کہتے ہیں۔

اسماء کے تین اعراب ہیں: (۱) رَفَع (۲) نَصَب اور (۳) جَرَى

جس اسم پر رَفَع (ُ -) ہو اُسے 'مرفوع' کہتے ہیں

جس اسم پر نَصَب (ِ -) ہو اُسے 'منصوب' کہتے ہیں

اور جس اسم پر جَرَى (ٍ -) ہو اُسے 'مجروز' کہتے ہیں

عامل: جس چیز سے کسی کلمے کا اعراب (یعنی اُس کے آخری حرف کی حرکت یا سکون) بدل جاتا ہے، اُسے عامل کہتے ہیں۔ اسم اور فعل کے عوامل کا بیان حسب ضرورت آئندہ آئے گا۔

﴿ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾

جُمْلہ اِسْمِیہ (حصہ اوّل)

جملہ: وہ مرکب جو اپنا مفہوم پوری طرح سے ادا کرے اسے جملہ کہتے ہیں۔ ہر جملے کے دو اجزاء ہوتے ہیں۔
پہلا: مُسْنَدِ اِلَیْہِ (Subject) یعنی وہ شخص یا چیز جسکے بارے میں بات کی جائے اور عربی میں اسے 'مُبْتَدَا' کہتے ہیں یعنی جس سے جملے کی ابتدا ہوتی ہے۔

دوسرا: مُسْنَد (Predicate) کہلاتا ہے یعنی وہ حصہ جو مُسْنَدِ اِلَیْہِ کے بارے میں کچھ کہے اور اسے عربی میں 'خَبْر' کہتے ہیں۔
 عربی میں جملے کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ اِسْمِیہ اور (۲) جملہ فِعْلِیہ۔ اس درس میں ہم انشاء اللہ جملہ اِسْمِیہ پڑھیں گے۔
جملہ اِسْمِیہ کے دو اجزا ہیں یعنی مُبْتَدَا (Subject) اور خَبْر (Predicate)

مثلاً: (۱) چاند روشن ہے۔ اس جملے میں جو دو جزو ہیں، ان میں سے ایک 'چاند' ہے اور دوسرا 'روشن ہے'۔ عربی قواعد کے اعتبار سے 'چاند' 'مُبْتَدَا' ہے اور 'روشن' 'خَبْر' ہے۔

(۲) لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔ اس جملے میں 'لڑکا' 'مُبْتَدَا' ہے اور 'بیٹھا' 'اسکی' 'خَبْر' ہے۔

(۳) سورج چمک رہا ہے۔ اس جملے میں 'سورج' 'مُبْتَدَا' ہے اور 'چمک' 'اسکی' 'خَبْر' ہے۔

عام طور پر مُبْتَدَا پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے مگر بعض اوقات خبر مُبْتَدَا سے پہلے بھی آتی ہے۔

مُبْتَدَا کو عام طور پر مَعْرَفَہ اور خبر کو نکرہ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح جملے میں 'ہے' یا 'ہیں' کا مطلب از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ آئیے مندرجہ بالا جملوں کا عربی ترجمہ کریں:

(۱) چاند روشن ہے: الْقَمَرُ بَازِعٌ الْقَمَرُ مَعْرَفَہ ہے اور بَازِعٌ نکرہ ہے۔

(۲) لڑکا بیٹھا ہوا ہے: الْوَلَدُ جَالِسٌ الْوَلَدُ مَعْرَفَہ ہے اور جَالِسٌ نکرہ ہے۔

(۳) سورج چمک رہا ہے: الشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ الشَّمْسُ مَعْرَفَہ ہے اور مُشْرِقَةٌ نکرہ ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں آئیے زرا اچھی طرح سے 'جملہ اِسْمِیہ' اور 'مُرکبِ تَوْصِیْفِی' کے فرق کو سمجھ لیں۔ ابھی ہم نے پڑھا کہ جملہ اِسْمِیہ میں مُبْتَدَا عموماً مَعْرَفَہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ مگر مرکبِ تَوْصِیْفِی میں صفت چاروں پہلوؤں سے موصوف کے تابع ہوتی ہے یعنی حالت اعرابی جنس۔ عدد۔ معرفہ یا نکرہ ہونا۔ اب ہم مندرجہ ذیل جملے پر دوبارہ غور کرتے ہیں۔ الْوَلَدُ جَالِسٌ اس میں الْوَلَدُ جو کہ مُبْتَدَا اور معرفہ بھی ہے اور جَالِسٌ خبر اور نکرہ بھی ہے۔ اسلئے یہ جملہ اِسْمِیہ ہے۔ اب اگر ہم اس جملے میں تبدیلی کریں اور کہیں کہ وَلَدٌ جَالِسٌ تو دونوں کی حالت تبدیل ہوگی اور

دونوں کے اعراب ایک جیسے ہونگے ، دونوں نکرہ بن گئے جسکی وجہ سے یہ جملہ اسمیہ نہیں ہے بلکہ اب یہ مرکب توصیفی بن گیا ہے۔ اس طرح سے ہم اس جملے کی شکل کچھ یوں بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔ جیسے : الْوَلَدُ الْجَالِسُ اس صورت میں بھی یہ جملہ اسمیہ نہیں رہا بلکہ یہ مرکب توصیفی بن گیا ہے۔ جبکہ جملہ اسمیہ میں مبتدا عام طور پر معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ جنس اور عدد کے اعتبار سے خبر مبتدا کے تابع ہوگی یعنی اگر مبتدا واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی ، اگر مبتداثنیہ یا جمع ہے تو خبر بھی ثنیہ یا جمع ہوگی، اسی طرح اگر مبتدا مذکر ہے تو خبر بھی مذکر ہوگی اور اگر مبتدا مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

مثلاً: الرَّجُلُ صَادِقٌ (مرد سچا ہے) الرَّجُلَانِ صَادِقَانِ (دونوں سچے مرد ہیں)

الطِّفْلَتَانِ جَمِيلَتَانِ (دونوں بچیاں خوبصورت ہیں) النِّسَاءُ مُجْتَهِدَاتٌ (عورتیں محنتی ہیں)

اہم بات نوٹ فرمائیں : مبتدا اگر غیر عاقل کی جمع مکرر ہے تو خبر واحد مؤنث آسکتی ہے۔

جیسے: الْمَسَاجِدُ وَسَيِّعَةٌ (مسجیدیں وسیع ہیں)

جملہ اسمیہ کی مثالیں:

ہر مثال میں مبتدا نشان زدہ () ہے، باقی حصہ خبر ہے:

۱- الْوَلَدُ جَالِسٌ : لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔ الْقَمَرُ بَازِغٌ : چاند روشن ہے۔

مبتدا اور خبر دونوں مفرد 'مذکر' رُفْعی حالت میں ہے۔ قمر عربی میں مذکر ہے۔

۲- الْبِنْتُ جَالِسَةٌ : لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ الشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ : سورج چمک رہا ہے۔

مبتدا اور خبر دونوں مفرد 'مؤنث' رُفْعی حالت میں ہے۔ شمس عربی میں مؤنث ہے۔

۳- الرَّجُلَانِ قَوِيَّانِ : دو مرد قوی ہیں۔ الْكِتَابَانِ جَدِيدَانِ : دو کتابیں نئی ہیں۔

مبتدا اور خبر دونوں 'ثنیہ' 'مذکر' رُفْعی حالت میں ہے۔ کتاب عربی میں مذکر ہے۔

۴- الْمَرْءُ تَانِ صَالِحَتَانِ : دو عورتیں صالح ہیں۔ الْعَيْنَانِ لَا مِعْتَانِ : دو آنکھیں روشن ہیں۔

مبتدا اور خبر دونوں 'ثنیہ' 'مؤنث' رُفْعی حالت میں ہے۔ 'عین' عربی میں مؤنث ہے۔

۵- الْمُعَلِّمُونَ حَاضِرُونَ : معلم حاضر ہیں۔ الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ : مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

دونوں مبتدا جمع سالم مذکر ذی عقل۔ ایک خبر (حَاضِرُونَ) جمع سالم مذکر ، دوسری خبر (إِخْوَةٌ) جمع مکرر۔ دونوں

جملوں میں مبتدا اور خبر رُفْعی حالت میں ہے۔

۶۔ الْبَنَاتُ مُؤَدَّبَاتٌ : لڑکیاں بادب ہیں۔ السِّيَارَاتُ قَادِمَةٌ : موٹریں آ رہی ہیں۔

دونوں مبتدا جمع سالم مؤنث ہیں بنات، ذی عقل ہے اس کی خبر بھی جمع مؤنث سالم ہے۔ سیارات (موٹریں) غیر ذی عقل ہے۔ اس کی خبر واحد مؤنث ہے۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر فعی حالت میں ہیں۔

۷۔ الْأَوْلَادُ صَالِحُونَ : لڑکے نیک ہیں۔ النِّسَاءُ عَالِمَاتٌ : عورتیں عالمہ ہیں۔

دونوں مبتدا ذی عقل کی جمع مکسر ہیں پہلا (الْأَوْلَادُ) مذکر ہے اور دوسرا (النِّسَاءُ) مؤنث ہے۔ دونوں کی خبریں بھی جمع ہیں۔ اور جنس کے اعتبار سے اپنے مبتدا کے تابع ہیں۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر فعی حالت میں ہیں۔

۸۔ الْأَشْجَارُ عَالِيَةٌ : درخت اونچے ہیں۔ الْقُصُورُ عَالِيَاتٌ : محل اونچے ہیں۔

دونوں جملوں میں مبتدا غیر ذی عقل ہے اس کی جمع مکسر ہیں۔ پہلے جملے میں خبر واحد مؤنث ہے اور دوسرے میں جمع مؤنث سالم۔ جمع مکسر کو عام طور پر واحد مؤنث کی طرح سمجھا جاتا ہے، اس لیے اسکی صفت اور خبر واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔ مگر جمع مؤنث سالم بھی لائی جاسکتی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

- | | | | | | |
|-----|-------------------------------|-----|-------------------------------------|-----|-----------------------------------|
| ۱۔ | <u>فِئَةٌ</u> - گروہ، جماعت | ۲۔ | <u>عَدُوٌّ</u> - دشمن | ۳۔ | <u>غَضَبَانٌ</u> - بہت غصہ والا |
| ۴۔ | <u>تَعَبَانٌ</u> - تھکا ماندہ | ۵۔ | <u>كَسْلَانٌ</u> - ست | ۶۔ | <u>لَامِعٌ</u> - چمکدار |
| ۷۔ | <u>مُجْتَهِدٌ</u> - محنتی | ۸۔ | <u>قَاعِدٌ، جَالِسٌ</u> - بیٹھا ہوا | ۹۔ | <u>عَيْنٌ (جِ اعْيُنٍ)</u> - آنکھ |
| ۱۰۔ | <u>أَلِيمٌ</u> - دردناک | ۱۱۔ | <u>عَلِيمٌ</u> - علم والا | ۱۲۔ | <u>مُطَهَّرٌ</u> - پاکیزہ |
| ۱۳۔ | <u>زَعْلَانٌ</u> - ناراض | ۱۴۔ | <u>حَاضِرٌ</u> - حاضر | ۱۵۔ | <u>مُنِيرٌ</u> - روشن |
| ۱۶۔ | <u>مُعَلِّمٌ</u> - استاد | ۱۷۔ | <u>قَائِمٌ</u> - کھڑا | ۱۸۔ | <u>حَارِسٌ</u> - نگہبان کرنے والا |

مشق نمبر ۵

- | | | | | | |
|-----|-----------------------------------|-----|--------------------------------------|-----|-------------------------------|
| ۱۔ | عَذَابٌ شَدِيدٌ | ۲۔ | عَذَابٌ أَلِيمٌ | ۳۔ | اللَّهُ عَلِيمٌ |
| ۲۔ | زَيْدٌ عَالِمٌ | ۵۔ | فَيْئَةٌ قَلِيلَةٌ | ۶۔ | الْفَيْئَةُ كَثِيرَةٌ |
| ۷۔ | النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ | ۸۔ | الْأَعْيُنُ لِأَمِعةً | ۹۔ | الْأَعْيُنُ لِلْأَمِعةُ |
| ۱۰۔ | عَدُوٌّ مُّبِينٌ | ۱۱۔ | الْعَدُوُّ غَضَبَانٌ | ۱۲۔ | الْمُعَلِّمُونَ مُجْتَهِدُونَ |
| ۱۳۔ | الْمُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ | ۱۴۔ | الْمُعَلِّمَتَانِ الْمُجْتَهِدَتَانِ | | |
| ۱۵۔ | مُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ | ۱۶۔ | زَيْدٌ نِ الْعَالِمِ | ۱۷۔ | زَيْدٌ وَحَامِدٌ عَالِمَانِ |
| ۱۸۔ | أَقْلَامٌ طَوِيلَةٌ | ۱۹۔ | الْأَقْلَامُ طَوِيلَةٌ | ۲۰۔ | قَلَمَانِ جَمِيلَانِ |
| ۲۱۔ | الْقُلُوبُ مُطْمَئِنَّةٌ | | | | |

عربی میں ترجمہ کرو

- | | | | | | |
|------|-----------------|------|---------------------|------|------------------------|
| (۱) | عالم محمود | (۲) | محمود عالم ہے | (۳) | سچا بڑھی |
| (۴) | بڑھی سچا ہے | (۵) | ایک تھکی ماندی درزن | (۶) | درزن تھکی ماندی ہے |
| (۷) | لڑکے کھڑے ہیں | (۸) | استانی بیٹھی ہے | (۹) | نانبائی سست ہے |
| (۱۰) | استاد ناراض ہے | (۱۱) | ایک ناراض استانی | (۱۲) | محمد رسول ہیں |
| (۱۳) | اساتذہ حاضر ہیں | (۱۴) | ایک کھلا دشمن | (۱۵) | سیب اور انار بیٹھے ہیں |

﴿ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾

جملہ اسمیہ (حصہ دوم) - مَا يَا لَيْسَ

منفی مفہوم: کسی جملہ اسمیہ کے شروع میں جب ”مَا“ یا ”لَيْسَ“ بڑھاتے ہیں تو اس سے نہ صرف معنوی اعتبار سے تبدیلی آتی ہے بلکہ اعرابی اعتبار سے خبر جو رفع حالت میں ہوتی ہے نصی حالت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

مثلاً: الدَّرْسُ طَوِيلٌ سے لَيْسَ الدَّرْسُ طَوِيلًا ، زَيْدٌ قَبِيحٌ سے مَا زَيْدٌ قَبِيحًا

عربی میں جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کیلئے ایک اور انداز بھی ہے اور وہ یہ کہ خبر پر ’ب‘ کا اضافہ کر کے اسے حالت ’جر‘ میں لے آتے ہیں۔

مثلاً: لَيْسَ الدَّرْسُ بِطَوِيلٍ ، مَا زَيْدٌ بِقَبِيحٍ وغیرہ یہاں پر ’ب‘ کے کوئی معنی نہیں لیے جاتے اور اسکے اضافے سے جملہ کے معنی میں کوئی تبدیل نہیں آتی۔

”لَيْسَ“ اس وقت استعمال کریں جب ’مُبْتَدَا وَاحِدٌ مُذَكَّرٌ‘ ہو اور اس کے علاوہ ’مَا‘ کے استعمال سے نفی کے معنی پیدا کریں۔

مثلاً: أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ - لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى - وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى

سلسلہ نمبر-۶

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱- غَافِلٌ - غافل ۲- كَلْبٌ (كِلَابٌ) - کتا ۳- مُحِيطٌ - گھیرنے والا ۴- وَلَدٌ (أَوْلَادٌ) - لڑکا

مشق نمبر-۶

- | | | |
|--|--|-------------------------------------|
| ۱- أَلْفَةٌ كَثِيرَةٌ | ۲- مَا أَلْفَةٌ قَلِيلَةٌ | ۳- مَا أَلْفَةٌ بَكْثِيرَةٌ |
| ۴- اللَّهُ مُحِيطٌ | ۵- مَا اللَّهُ بِغَافِلٍ | ۶- الْمُعَلِّمَتَانِ كَسَلَانَتَانِ |
| ۷- مَا الْمُعَلِّمَتَانِ كَسَلَانَتَيْنِ | ۸- مَا الْمُعَلِّمَتَانِ بِكَسَلَانَتَيْنِ | ۹- لَيْسَ الْمُعَلِّمُ غَضْبَانًا |
| ۱۰- مَا الْمُعَلِّمُونَ زَعْلَانِينَ | ۱۱- مَا الْمُعَلِّمُونَ بِزَعْلَانِينَ | ۱۲- مَا الطَّالِبَاتُ حَاضِرَاتٍ |
| ۱۳- مَا الطَّالِبَاتُ بِحَاضِرَاتٍ | ۱۴- الْأَوْلَادُ قَائِمُونَ | ۱۵- مَا الْأَوْلَادُ قَائِمِينَ |
| ۱۶- مَا اللَّاعِبَانِ تَعْبَانِينَ | | |

عربی میں ترجمہ کرو

- | | | |
|----------------------------------|------------------------|---------------------------|
| (۱) بڑھتی بیٹھا ہے | (۲) بڑھتی کھڑا نہیں ہے | (۳) کتے سُست ہیں |
| (۴) دوکتے ناراض نہیں ہیں | (۵) کھجور میٹھی ہے | (۶) انار میٹھا نہیں ہے |
| (۷) انار اور سیب میٹھے ہیں | (۸) اجرت زیادہ نہیں ہے | (۹) بوجھ بھاری ہے |
| (۱۰) انار اور سیب نمکین نہیں ہیں | (۱۱) گوشت تازہ نہیں ہے | (۱۲) اساتذہ حاضر نہیں ہیں |
| (۱۳) عورتیں فاسق نہیں ہیں | | |

مبتدا کے عوامل

مبتدا کے عوامل : مبتدا کے عوامل سے مراد وہ کلمات ہیں جس میں سے کوئی اگر جملہ اسمیہ کے شروع میں آجائے تو مبتدا کا اعراب **رفع** سے **نصب** میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مبتدا کے عوامل چھ (۶) ہیں :

- (۱) **إِنَّ** (۲) **أَنَّ** (۳) **كَأَنَّ** (۴) **لَكِنَّ** (۵) **لَيْتَ** (۶) **لَعَلَّ**

مبتدا عوامل کے مثالیں

- (۱) **إِنَّ** : (بے شک ، یقیناً) **إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** : بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
- إِنَّ اللَّهَ لَا يُخَلِّفُ الْمِيعَادَ۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ** : **إِنَّ** کی وجہ سے مبتدا (اللہ) کا اعراب نصب ہے۔
- (۲) **أَنَّ** : (کہ) یہ عامل عام طور پر جملے کے درمیان میں آتا ہے، اس لیے اس کا بیان بعد میں آئے گا۔
- (۳) **كَأَنَّ** : (گویا کہ) **كَأَنَّ الْقَمَرَ مِصْبَاحٌ** : چاند گویا کہ ایک شمع ہے۔
- كَأَنَّ** کی وجہ سے مبتدا (الْقَمَرَ) کا اعراب نصب ہے
- (۴) **لَكِنَّ** : (لیکن) **الْبَيْتُ جَدِيدٌ وَ لَكِنَّ الْأَثَاثَ قَدِيمٌ** : **لَكِنَّ** کی وجہ سے مبتدا (الْأَثَاثَ) کا اعراب نصب ہے۔
- (۵) **لَيْتَ** : (کاش) **لَيْتَ الْبَنَاتُ مُؤَدَّبَاتٌ** : کاش لڑکیاں باادب ہوتیں۔ **لَيْتَ** کی وجہ سے البنات کا اعراب نصب ہے۔ یاد رکھئے 'جمع مؤنث سالم کی نصی حالت (، ،) سے ظاہر کی جاتی ہے (دیکھیے اسم کی حالتیں)۔
- (۶) **لَعَلَّ** : (شاید) **لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبَةٌ** : شاید وہ گھڑی (قیامت) قریب ہو۔ **لَعَلَّ** کی وجہ سے **السَّاعَةَ** کا اعراب نصب ہے۔

خبر کے عوامل

خبر کے عوامل: خبر کے عوامل سے مراد وہ کلمات ہیں جو خبر پر داخل ہو کر اس کے اعراب کو رفع سے نصب میں تبدیل کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

- | | |
|---|--|
| ۱۔ كَانَ (تھا، ہے) | ۲۔ صَارَ (ہو گیا) |
| ۳۔ أَصْبَحَ (ہو گیا، صبح کو ہوا) | ۴۔ أَضْحَىٰ (ہو گیا، چاشت کے وقت ہوا) |
| ۵۔ ظَلَّ (دن میں ہوا) | ۶۔ أَمْسَىٰ (شام کو ہوا) |
| ۷۔ بَاتَ (رات میں ہوا) | ۸۔ مَا دَامَ (ہمیشہ رہا) |
| ۹۔ مَا زَالَ (ہمیشہ رہا) | ۱۰۔ مَا أَلْفَكَ (ہمیشہ رہا) |
| ۱۱۔ لَيْسَ (نہیں ہے، نہیں ہوا) | |

ان کلمات کو **كَانَ** و **أَخْوَاتِهَا** (**كَانَ** اور اس کی بہنیں) کہا جاتا ہے۔

یہ جملہ اسمیہ میں مبتدا سے پہلے آتے ہیں تو مبتدا کو رفع دیتے ہیں، مگر خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کلمات کو افعال ناقصہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سب ماضی کے صیغے ہیں، لیکن **مَا دَامَ** اور **لَيْسَ** کے سوا سب کے مضارع بھی بن سکتے ہیں۔ اس کا تفصیلی بیان فعل کی بحث کے دوران ہی ہو سکتا ہے، یہاں ان کے عمل کی وضاحت کے لئے چند مثالیں کافی ہوں گی۔

خبر کے عوامل کے چند مثالیں

(۱) **كَانَ**: **كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا** (زید کھڑا تھا)۔ (**زَيْدٌ**) مبتدا ہے (اسے **كَانَ** کا اسم بھی کہتے ہیں) اور حسب معمول

رفعی حالت میں ہے۔ (**قَائِمًا**) خبر ہے اور **كَانَ** کی وجہ سے نصی حالت میں ہے۔

كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا اللہ غفور رحیم ہے۔ اللہ مبتدا ہے (اسے **كَانَ** کا اسم بھی کہیں گے) اور حسب معمول

رفعی حالت میں ہے۔ **غَفُورًا رَحِيمًا** خبر ہے اور **كَانَ** کی وجہ سے نصی حالت میں ہے۔

(۲) **أَصْبَحَ**: **أَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ ۖ فَارِغًا** موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا۔ **فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ ۖ**، **أَصْبَحَ** کا

اسم (مبتدا) ہے اور رفعی حالت میں ہے۔ مگر اس کی خبر **فَارِغًا** نصی حالت میں ہے۔ **فَارِغًا** (صبر سے

خالی) بے قرار۔ باقی عوامل کا بھی یہی حال ہے۔ ہر ایک کا بیان حسب ضرورت آئندہ کر دیا جائے گا۔

تنبیہ : جملہ اسمیہ کی خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ معرفہ (ال تعریف کے ساتھ) ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا مرجع (اصل) مبتدا ہوتا ہے:

☆ جیسے: **أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ** : وہی کامیاب (فلاح پانے والے) ہیں۔ یہاں خبر (**الْمُفْلِحُونَ**) معرفہ (ال تعریف کے ساتھ) ہے، اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر **هُم** آئی ہے، جو **أُولَئِكَ** کی طرف راجع ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے، اور **أُولَئِكَ الْمُفْلِحُونَ** کہا جائے تو یہ جملہ اسمیہ نہیں ہوگا بلکہ مرکب توصیفی ہوگا، جس کے معنی ہوں گے 'وہ کامیاب'۔

☆ **أَنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ** : بے شک وہی مفسد ہیں۔ یہاں پہلا (**هُم**) مبتدا ہے اور (**الْمُفْسِدُونَ**) اس کی خبر ہے، جسے ال تعریف لگا کر معرفہ بنایا گیا ہے۔ اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر (دوسرا **هُم**) لائی گئی ہے۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب اور ترجمہ کو سمجھئے۔ نشان زدہ حصہ مبتدا ہے اور باقی حصہ خبر ہے۔

۱۔ **اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** : اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ خبر مرکب اضافی ہے، اس کی رفعی حالت **نُورٌ** کے ضمہ سے ظاہر کی گئی ہے۔

۲۔ **وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ** : اور اللہ علیم و حکیم ہے۔

۳۔ **لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ** : ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ خبر مرکب جزی ہے، جو مبتدا سے پہلے آئی ہے۔ ایسی خبر عام طور پر مبتدا سے پہلے لائی جاتی ہے، خصوصاً جب مبتدا معرفہ نہ ہو۔

۴۔ **هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ** : وہ صاف صاف (واضح) حق ہے۔ مبتدا ضمیر ہے، جو معرفہ کی ایک قسم ہے۔

۵۔ **الْحَبِيبَاتُ لِلْخَبِيثِينَ** : خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں۔ خبر مرکب جزی ہے، مبتدا معرفہ ہے۔

۶۔ **وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ** : اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں۔

۷۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** : تعریف اللہ جہانوں کے رب، کے لئے ہے۔ (**لِ + اللّٰه**) مرکب جزی ہے، اس لیے اللہ جزی حالت میں ہے (**رَبِّ الْعَالَمِينَ**) مرکب اضافی ہو کر اللہ کی صفت ہے، اس لیے (اللہ) کی طرح جزی حالت میں ہے۔

۸۔ **أُولَئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ** وہی لوگ ہدایت پر ہیں، اپنے رب کی طرف سے۔ مبتدا، ضمیر ہے، اور خبر مرکب جزی ہے۔

۹۔ **مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ** : وہ مومن نہیں ہیں۔ مبتدا سے پہلے 'مَا' نفی (نہیں) آیا ہے، ایسی صورت میں خبر سے پہلے ایک زائد **بِ** لائی جاتی ہے۔

۱۰۔ **إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ** : ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ **إِنَّمَا** کلمہ **تَخْصِیص** ہے، جس کے معنی ہیں صرف، محض

۱۱۔ **أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ** : آگاہ رہو، وہی لوگ بیوقوف ہیں۔ **سُّفَهَاءُ** جمع مکسر ہے **سَفِيئَةٌ** کی۔ **أَلَا** (خبردار،

آگاہ رہو) حرف تنبیہ ہے۔ مبتدا (**هُمْ**) ہے اور خبر (**السُّفَهَاءُ**) پر **ال** لگا ہوا ہے، اس لئے مبتدا اور خبر

کے درمیان ایک زائد ضمیر (**هُمْ**) لائی گئی ہے۔

۱۲۔ **اللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ** : اللہ کافروں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ **مُحِيطٌ** احاطہ کرنے والا، گھیر لینے والا۔

۱۳۔ **لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ** : ان کے لیے اس (جنت) میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی۔ مبتدا (**أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ**)

خبر کے بعد آیا ہے، اس لیے کہ خبر مرکب جڑی ہے۔ **أَزْوَاجٌ** جمع مکسر ہے، اس لئے اس کی صفت واحد مونث لائی گئی

ہے۔ جمع مکسر کو عام طور پر واحد مونث کی طرح سمجھا جاتا ہے۔

سوالیہ جملہ بنانے کا طریقہ کار - **أَ يَا هَلْ**

کسی جملہ کو اگر سوالیہ جملہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں ' **أَ** (کیا) یا **هَلْ** (کیا) ' کا اضافہ کرتے ہیں۔ جب کسی جملہ پر **أَ** یا

هَلْ داخل ہوتا ہے تو وہ صرف معنوی تبدیلی لاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں آتی۔

مثلاً : (۱) **أَزَيْدٌ صَالِحٌ؟** (کیا زید نیک ہے؟) (۲) **هَلِ الدَّرْسُ طَوِيلٌ؟** (کیا سبق طویل ہے؟)

سلسلہ نمبر۔ ۷

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ **نَعَمْ** - ہاں ، جی ہاں ۲۔ **لَا** - نہیں، جی نہیں ۳۔ **بَلَى** - کیوں نہیں

۴۔ **بَلْ** - بلکہ ۵۔ **صَادِقٌ** - سچا ۶۔ **كَاذِبٌ** - جھوٹا

۷۔ **سَاعَةٌ** - گھڑی ۸۔ **السَّاعَةُ** - قیامت

مشق نمبر ۷

- ۱۔ اَزِيدُ عَالِمًا؟
۲۔ اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ
- ۳۔ مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ
۴۔ هَلِ الرَّجُلَانِ صَادِقَانِ
- ۵۔ مَا الرَّجُلَانِ صَادِقَيْنِ
۶۔ اِنَّ الرَّجُلَيْنِ صَادِقَانِ
- ۷۔ هَلِ الْمُعَلِّمُونَ صَادِقُونَ؟
۸۔ بَلَى! اِنَّ الْمُعَلِّمِينَ صَادِقُونَ
- ۹۔ هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ
۱۰۔ لَا! مَا الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ
- ۱۱۔ اَلَيْسَ الْكَلْبُ جَالِسًا؟
۱۲۔ نَعَمْ! اِنَّ الْكَلْبَ جَالِسًا
- ۱۳۔ لَا! بَلِ الْكَلْبُ قَائِمٌ

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) کیا محمود جھوٹا ہے؟
(۲) جی ہاں! محمود یقیناً جھوٹا ہے۔
- (۳) کیا حامد سچا نہیں ہے؟
(۴) جی ہاں! حامد سچا نہیں ہے۔
- (۵) بلکہ حامد جھوٹا ہے۔
(۶) کیا قیامت قریب ہے؟
- (۷) جی ہاں! یقیناً قیامت قریب ہے۔
(۸) کیا دونوں بڑھی سُست ہیں؟
- (۹) جی نہیں دونوں بڑھی سُست نہیں ہے۔
(۱۰) جی ہاں! یقیناً دونوں بڑھی سُست ہے۔
- (۱۱) کیا دونوں سچیاں سچی ہیں؟
(۱۲) بے شک دونوں سچیاں سچی ہیں۔
- (۱۳) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟
(۱۴) جی ہاں! بے شک استانیاں بیٹھی ہیں۔
- (۱۵) استانیاں بیٹھی نہیں ہیں بلکہ استانیاں کھڑی ہیں۔

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

جملہ اسمیہ (حصہ سوّم)

گذشتہ تین اسباق میں ہم نے جملہ اسمیہ کے مختلف قواعد سمجھ لئے اور ان کی مشق کر لی۔ اب تک ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے ان میں خاص بات یہ تھی کہ تمام جملوں میں مبتدا اور خبر دونوں مفرد تھے، لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی مبتدا اور خبر مفرد کے بجائے مرکب ناقص ہوتے ہیں۔

- ۱۔ اس سلسلہ میں پہلی صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مرکب ناقص ہو اور خبر مفرد ہو۔ مثلاً: **الرَّجُلُ الطَّيِّبُ - حَاضِرٌ** (اچھا مرد حاضر ہے) اس مثال پر غور کریں کہ **الرَّجُلُ الطَّيِّبُ** مرکب تو صیغی ہے اور مبتدا ہے جب کہ خبر **حَاضِرٌ** مفرد ہے۔
- ۲۔ دوسری صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مفرد ہو اور خبر مرکب ناقص ہو۔ مثلاً: **زَيْدٌ - رَجُلٌ طَيِّبٌ** (زید ایک اچھا مرد ہے) اس مثال میں **زَيْدٌ** مبتدا ہے اور مفرد ہے جبکہ خبر **رَجُلٌ طَيِّبٌ** مرکب تو صیغی ہے۔

- ۳۔ تیسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں مرکب ناقص ہوں۔ مثلاً: **زَيْدُنِ الْعَالِمِ رَجُلٌ طَيِّبٌ** (عالم زید ایک اچھا مرد ہے) اس مثال میں **زَيْدُنِ الْعَالِمِ** مرکب تو صیغی ہے اور مبتدا جبکہ خبر **رَجُلٌ طَيِّبٌ** بھی مرکب تو صیغی ہے۔

- ۴۔ اب ایک بات اور بھی ذہن نشین کر لیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا ایک سے زائد ہوتے ہیں اور ان کی جنس مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً: ہم کہتے ہیں: **درزی اور درزن دونوں سچے ہیں**: اس جملہ میں سچے ہونے کی جو خبر دی جا رہی ہے وہ درزی اور درزن دونوں کے متعلق ہے۔ چنانچہ دونوں مبتدا ہیں اور ان میں سے ایک مذکر ہے جب کہ دوسرا مؤنث ہے۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس جملہ کا عربی ترجمہ کرتے وقت خبر کا ترجمہ صیغہ مذکر میں کریں یا مؤنث میں! ایسی صورت میں اصول یہ ہے کہ مبتدا اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف جنس ہوں تو خبر مذکر آئے گی۔

- چنانچہ مذکورہ بالا جملہ کا ترجمہ ہوگا **الْخَيَّاطُ وَ الْخَيَّاطَةُ صَادِقَانِ** اب نوٹ کر لیں کہ خبر **صَادِقَانِ** مذکر ہونے کے ساتھ تشنیہ کے صیغے میں آئی ہے۔ اس لئے کہ مبتدا دو ہیں۔ مبتدا اگر دو سے زیادہ ہوتے تو پھر خبر جمع کے صیغے میں آتی ہے۔

سلسلہ نمبر-۸

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

- | | | |
|-----------------------------|-------------------------------------|----------------------|
| ۱۔ رَجِيمٌ - دھتکارا ہوا | ۲۔ ضَلَلٌ - گمراہی | ۳۔ حَمِيمٌ - گرم جوش |
| ۴۔ فِتْنَةٌ - کسوٹی۔ آزمائش | ۵۔ عَبْدٌ (جِ عِبَادٌ) - بندہ، غلام | ۶۔ صَدَقَةٌ - صدقہ |
| ۷۔ شَهْرٌ - مہینہ | ۸۔ كَذْبٌ - كَذِبٌ - جھوٹ | ۹۔ قَرِيبٌ - قریب |
| ۱۰۔ صِدْقٌ - سچائی | ۱۱۔ شَاةٌ - بکری | ۱۲۔ فَيْلٌ - ہاتھی |
| ۱۳۔ قَدِيمٌ - پرانا | ۱۴۔ جَدِيدٌ - نیا | ۱۵۔ سِرَاجٌ - چراغ |

مشق نمبر-۸

- | | |
|--|---|
| ۱۔ اَلشَّيْطٰنُ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ | ۲۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ |
| ۳۔ لَيْسَ الشَّيْطٰنُ وَ لِيَا حَمِيْمًا | ۴۔ اَلشَّرِكُ ضَلٰلٌ مُّبِيْنٌ |
| ۵۔ اِنَّ الشَّرِكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ | ۶۔ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ |
| ۷۔ اَلْقُرْاٰنُ كِتَابٌ مُّبِيْرٌ | ۸۔ اِنَّ اللّٰهَ مُحِيْطٌ |
| ۹۔ هَلِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ | ۱۰۔ نَعَمُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ |
| ۱۱۔ لَيْسَ الْقَتْلُ اِثْمًا صَغِيْرًا | ۱۲۔ اِنَّ الْقَتْلَ اِثْمٌ كَبِيْرٌ |
| ۱۳۔ اَلْفِئَةُ الْكَثِيْرَةُ وَ الْفِئَةُ الْقَلِيْلَةُ حَاضِرَتَانِ | ۱۴۔ اَمَحْمُوْدٌ مُّعَلِّمٌ مُّجْتَهِدٌ |
| ۱۵۔ لَا مَا مَحْمُوْدٌ بِمُعَلِّمٍ مُّجْتَهِدٍ | ۱۶۔ اَلصَّبْرُ الْجَمِيْلُ فَوْزٌ كَبِيْرٌ |
| ۱۷۔ هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٌ | ۱۸۔ مَا الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٌ |
| ۱۹۔ اِنَّ الْمُعَلِّمَاتِ الْمُجْتَهِدَاتِ قَاعِدَاتٌ | ۲۰۔ مُحَمَّدٌ سِرَاجٌ مُّبِيْرٌ |

عربی میں ترجمہ کریں

- | | |
|------------------------------------|---------------------------------------|
| ۱۔ کیا بھلی بات صدقہ ہے؟ | ۲۔ یقیناً بھلی بات صدقہ ہے۔ |
| ۳۔ کیا فتح قریب ہے؟ | ۴۔ نہیں فتح قریب نہیں ہے۔ |
| ۵۔ صبر جمیل چھوٹی کامیابی نہیں ہے؟ | ۶۔ بے شک صبر جمیل ایک بڑی کامیابی ہے۔ |

- ۷۔ کیا جھوٹ چھوٹا گناہ ہے!
- ۸۔ بے شک جھوٹ ایک کھلی گمراہی ہے۔
- ۹۔ جھوٹ چھوٹا گناہ نہیں ہے۔
- ۱۰۔ کیا جھوٹا دوست کھلا دشمن ہے؟
- ۱۱۔ بے شک جھوٹا دوست کھلا دشمن ہے۔
- ۱۲۔ گرم جوش دوست ایک نعمت ہے۔
- ۱۳۔ کیا سچائی ایک خیر کثیر ہے؟
- ۱۴۔ یقیناً سچائی خیر کثیر ہے۔
- ۱۵۔ کیا قتل کوئی بڑا گناہ ہے؟
- ۱۶۔ بے شک شیطان دھتکارا ہوا ہے۔
- ۱۷۔ کیا دونوں لڑکے حاضر ہیں؟
- ۱۸۔ بے شک دونوں لڑکے حاضر ہیں۔
- ۱۹۔ جی نہیں! دونوں لڑکے حاضر نہیں ہیں۔
- ۲۰۔ کیا مخنتی درز نیں سچی ہیں؟
- ۲۱۔ یقیناً مخنتی درز نیں سچی ہیں۔
- ۲۲۔ سچی درز نیں مخنتی نہیں ہیں۔
- ۲۳۔ کیا ہاتھی عظیم حیوان ہے؟
- ۲۴۔ کیوں نہیں یقیناً ہاتھی عظیم حیوان ہے۔

ضَمَائِرُ مَرْفُوعَةٍ مُنْفَصِلَةٍ (Personal Pronouns - Independent)

جنس (Gen.)	واحد (sr.)	ثنیہ (dl.)	جمع (pl.)
غائب (3rd-Per.)	هُوَ (وہ ایک مرد)	هُمَا (وہ دو مرد)	هُم (وہ بہت سے مرد)
مؤنث (fg.)	هِيَ (وہ ایک عورت)	هُمَا (وہ دو عورتیں)	هُنَّ (وہ بہت سی عورتیں)
مخاطب (2nd-Per.)	أَنْتَ (تو ایک مرد)	أَنْتُمَا (تم دو مرد)	أَنْتُمْ (تم بہت سے مرد)
مؤنث (fg.)	أَنْتِ (تو ایک عورت)	أَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	أَنْتُنَّ (تم بہت سی عورتیں)
متکلم (1st-Per.)	أَنَا (میں ایک)	نَحْنُ (ہم دو)	نَحْنُ (ہم بہت سے)

ان ضمیروں کے متعلق چند باتیں ذہن نشین کر لیں :

(۱) ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اکثر جملوں میں یہ مبتدا کے طور پر بھی آتی ہیں۔

مثلاً: هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ (وہ ایک نیک مرد ہے) هُنَّ نِسَاءٌ صَالِحَاتٌ (وہ نیک عورتیں ہیں)۔

(۲) یہ نوٹ کر لیں کہ یہ تمام ضمیریں مبنی ہیں اور چونکہ اکثر یہ مبتدا کے طور پر آتی ہیں اس لئے انہیں مرفوع یعنی

حالت رفع میں فرض کر لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام **ضمائر مرفوعہ** ہے۔

(۳) ضمیریں کسی لفظ کے ساتھ ملا کر یا متصل کر کے نہیں لکھی جاتیں بلکہ ان کی لکھائی اور تلفظ علیحدہ اور مستقل ہے۔

اسلئے ان کو **ضمائر منفصلہ** بھی کہتے ہیں۔

(۴) ضمیر **أَنَا** کو پڑھتے اور بولتے وقت الف (ا) کے بغیر یعنی **أَنْ** پڑھتے ہیں۔

(۵) پہلے ہم پڑھ چکے ہیں کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اب اس قاعدے کے دو استثناء سمجھ لیں کہ خبر معرفہ بھی آسکتی ہے۔

(۱) **پہلا استثناء** یہ ہے کہ خبر اگر کوئی اسم صفت نہیں ہے تو وہ معرفہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً: **أَنَا يُونُسُ** (میں یوسف ہوں)

(۲) **دوسرا استثناء** یہ ہے کہ خبر اگر اسم صفت ہو اور کسی ضرورت کے تحت اسے معرفہ لانا مقصود ہو تو مبتدا اور خبر کے

درمیان متعلقہ ضمیر فاعل لے آتے ہیں۔ جیسے: **الرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ** (مرد نیک ہے) کبھی جملہ میں تاکید

مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی یہ انداز اختیار کیا جاتا ہے چنانچہ مذکورہ جملہ کا یہ بھی ترجمہ ممکن ہے کہ: **مرد ہی نیک**

ہے؛ اس طرح سے **الرَّجُلُ هُمْ الصَّالِحُونَ** یعنی مرد نیک ہیں۔ یا **مرد ہی نیک** ہیں۔

سلسلہ نمبر ۹

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں :

۱۔ **خَادِمٌ** - خادم۔ نوکر ۲۔ **مَبْسُوطٌ** - خوشدل ۳۔ **ضَخِيمٌ** - بڑی جسامت والا

۴۔ **جِدًّا** - بہت ہی ۵۔ **لَكِنْ** - لیکن ۶۔ **مَوْعِظَةٌ** - وعظ نصیحت

۷۔ **نَافِعٌ** - نفع بخش

مشق نمبر ۹

۱۔ **الْخَادِمَانِ الْمَبْسُوطَانِ حَاضِرَانِ وَهُمَا مُجْتَهِدَانِ**

۲۔ **إِنَّ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ مَخْلُوقَاتٌ وَهِنَّ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ**

۳۔ **إِنَّ الشِّرْكََ ضَلَالٌ مُّبِينٌ وَهُوَ ظَلَمٌ عَظِيمٌ**

۴۔ **أَأَنْتَ إِبْرَاهِيمُ؟**

۵۔ **مَا أَنَا إِبْرَاهِيمُ! بَلْ أَنَا مَحْمُودٌ**

- ۶۔ هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسَلَانَةٌ؟
- ۷۔ لَا مَا هِيَ مُعَلِّمَةٌ كَسَلَانَةٌ بَلْ هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ
- ۸۔ هَلِ الْإِسْلَامُ دِينٌ حَقٌّ؟
- ۹۔ بَلَى! وَهُوَ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ
- ۱۰۔ الدَّرْسُ سَهْلٌ لَكِنْ هُوَ طَوِيلٌ
- ۱۱۔ أَلَيْسَ الْفِيلُ حَيَوَانًا ضَخِيمًا؟
- ۱۲۔ بَلَى! هُوَ حَيَوَانٌ ضَخِيمٌ جَدًّا
- ۱۳۔ مَا نَحْنُ بِحَيَّاطِينَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُونَ
- ۱۴۔ إِنَّ الْمُعَلِّمِينَ وَالْمُعَلِّمَاتِ مَبْسُوطُونَ لِكِنَّ مَا هُمْ بِمُجْتَهِدِينَ
- ۱۵۔ إِنَّ الْمَرْءَ تَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ جَالِسَتَانِ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) اچھی نصیحت صدقہ ہے اور وہ بہت ہی مقبول ہے۔
- (۲) سچائی اور بھلی بات شاندار کامیابیاں ہیں اور وہ خیر کثیر ہیں۔
- (۳) کیا تم لوگ کھلاڑی ہو؟
- (۴) ہم لوگ کھلاڑی نہیں ہیں بلکہ ہم خوشدل اساتذہ ہیں۔
- (۵) کیا زمین اور سورج دو واضح نشانیاں نہیں ہیں؟
- (۶) کیوں نہیں! وہ دونوں کھلی نشانیاں ہیں اور وہ مخلوقات ہیں۔
- (۷) کیا خوشدل استانیاں مہنتی نہیں ہیں؟
- (۸) کیوں نہیں! وہ خوشدل اور وہ مہنتی ہیں۔
- (۹) کیا شرک اور قتل گناہ کبیرہ نہیں ہیں؟
- (۱۰) یقیناً شرک اور قتل گناہ کبیرہ ہیں اور یہ دونوں ظلم عظیم ہیں۔
- (۱۱) کیا بکری ایک چھوٹا جانور نہیں ہے؟
- (۱۲) بے شک بکری ایک چھوٹا جانور ہے لیکن وہ بہت نفع بخش ہے۔
- (۱۳) کیا وہ استاد یوسف نہیں؟
- (۱۴) وہ یوسف ہے، لیکن وہ استاد نہیں ہے۔
- (۱۵) وہ استانیاں کھڑی یا بیٹھی ہیں؟
- (۱۶) وہ کھڑی نہیں بلکہ بیٹھی ہیں۔

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

۲۔ مُرَكَّبِ اِضَافِي (حصہ اول)

دو اسموں کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت دی گئی ہو وہ مرکب اضافی کہلاتا ہے۔ جیسے اُردو میں ہم کہتے ہیں، ' لڑکے کی کتاب ' اس میں کتاب کو لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے جو یہاں ملکیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس لئے یہ مرکب اضافی ہے۔

۱۔ جس اسم کو کسی کی طرف نسبت دی جاتی ہے اسے " مضاف " کہتے ہیں مذکورہ بالا مثال میں کتاب کو نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں کتاب مضاف ہے اور جس اسم کی طرف کوئی نسبت دی جاتی ہے اسے " مضافِ اِلَیْہ " کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں ' لڑکا ' مضافِ اِلَیْہ ہے۔

۲۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضافِ اِلَیْہ بعد میں آتا ہے۔ جبکہ اُردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ میں خیال کرنا پڑتا ہے۔ مذکورہ مثال پر غور کریں ' لڑکے کی کتاب ' اس میں لڑکا جو مضافِ اِلَیْہ ہے پہلے آیا ہے اور کتاب جو مضاف ہے بعد میں آئی ہے۔ اب چونکہ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اس لئے ترجمہ کرتے وقت پہلے کتاب کا ترجمہ ہوگا جو مضاف ہے اور لڑکے کا ترجمہ بعد میں ہوگا جو مضافِ اِلَیْہ ہے۔ چنانچہ ترجمہ کِتَابُ الْوَلَدِ ہوگا۔

۳۔ گزشتہ اسباق میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم اگر نکرہ ہو تو اکثر اس پر تنوین آتی ہے جیسے کِتَابٌ۔ اور جب اس پر لام تعریف داخل ہوتا ہے تو تنوین ختم ہو جاتی ہے۔ جیسے: الْکِتَابُ۔ اب ذرا مذکورہ مثال میں لفظ " کِتَابٌ " پر غور کریں۔ نہ تو اس پر لام تعریف ہے اور نہ ہی تنوین ہے بس یہی خصوصیت مضاف کی ایک آسان پہچان ہے اور مرکب اضافی کا پہلا قاعدہ یہی ہے کہ مضاف پر نہ تو کبھی لام تعریف آسکتا ہے اور نہ ہی کبھی تنوین آسکتی ہے۔

۴۔ مرکب اضافی کا دوسرا اصول یہ ہے کہ مضافِ اِلَیْہ ہمیشہ حالتِ جر میں ہوتا ہے۔ مذکورہ مثال کِتَابُ الْوَلَدِ میں دیکھیں " الْوَلَدِ " حالتِ جر میں ہے جس کا ترجمہ تھا ' لڑکے کی کتاب ' یہی اگر " کِتَابٌ وَوَلَدٌ " ہوتا تو ترجمہ ہوتا ' کسی لڑکے کی کتاب ' مرکب اضافی کے کچھ اور بھی قواعد ہیں جن کا ہم حسب ضرورت مطالعہ کریں گے۔ لیکن آگے پڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ پہلے ہم ان دو قواعد کی مشق کر لیں۔

سلسلہ نمبر-۱۰

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں :

نوٹ: آنے والی تمام مشقوں میں خط کشیدہ جملے قرآن حکیم سے لیے گئے ہیں، اور جن جملوں کے آخر میں علامت (ح) درج ہے ان کا انتخاب احادیث سے کیا گیا ہے۔

- | | | |
|---------------------|--------------------|--------------------|
| ۱- لَبَنٌ - دودھ | ۲- مَخَافَةٌ - خوف | ۳- فَرِيضَةٌ - فرض |
| ۲- اطَاعَةٌ - اطاعت | ۵- بَقْرٌ - گائے | ۶- شَاةٌ - بکری |

مشق نمبر-۱۰

- | | |
|---|-----------------------------------|
| ۱- كِتَابُ اللَّهِ | ۲- نِعْمَةُ اللَّهِ |
| ۳- طَلَبُ الْعِلْمِ | ۴- طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ (ح) |
| ۵- لَحْمُ شَاةٍ | ۶- لَبَنُ بَقْرٍ |
| ۷- لَبَنُ الْبَقْرِ وَ لَحْمُ الشَّاةِ طَيِّبَانِ | ۸- رَسُولُ اللَّهِ |
| ۹- رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ | |

عربی میں ترجمہ کریں

- | | |
|------------------------------|---|
| ۱- اللہ کا خوف | ۲- اللہ کا عذاب |
| ۳- ہاتھی کا سر | ۴- کسی ہاتھی کا سر |
| ۵- ایک کتاب کا سبق | ۶- اللہ کا خوف نعمت ہے۔ |
| ۷- اللہ کا عذاب شدید ہے۔ | ۸- بے شک اللہ مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے۔ |
| ۹- کسی مومن کی دعا مقبول ہے۔ | ۱۰- رسول کی اطاعت اور والدین کی اطاعت |

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِمَدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

۲۔ مرکب اضافی (حصہ دوم)

۱۔ اب تک ہم نے کچھ سادہ مرکب اضافی کی مشق کر لی ہے۔ لیکن تمام مرکب اضافی اتنے سادہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ بعض میں ایک سے زیادہ **مضاف** اور **مضافِ اِلَیْہِ** آتے ہیں مثلاً: اس جملہ پر غور کریں ' وزیر کے مکان کا دروازہ ' اس میں دروازہ "مضاف" ہے جس کا مضافِ اِلَیْہِ مکان ہے لیکن مکان خود بھی مضاف ہے جس کا مضافِ اِلَیْہِ وزیر ہے۔ اب اس کا ترجمہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مرکب توصیفی کی طرح مرکب اضافی کا بھی الٹا ترجمہ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے سب سے آخری لفظ ' دروازہ ' کا سب سے پہلے ترجمہ کرنا ہے اور یہ چونکہ مضاف ہے اس لئے اس پر نہ تو لام تعریف آسکتا ہے اور نہ ہی تنوین۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا " **بَابٌ** " اس کے بعد درمیانی لفظ ' مکان ' کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ **بَابٌ** کا مضافِ اِلَیْہِ ہے اس لئے حالتِ جر میں ہوگا لیکن ساتھ ہی یہ وزیر کا مضاف بھی ہے اس لئے اس پر نہ تو لام تعریف داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی تنوین آسکتی ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا " **بَيْتٌ** " اس طرح جملے کا ترجمہ ہوگا " **بَابٌ بَيْتِ الْوَزِيرِ** "۔

۲۔ جیسا کہ ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالتِ جر میں زیر قبول نہیں کرتے اس قاعدے کا پہلا استثناء ہم نے پڑھا کہ غیر منصرف اسم جب معرّف باللام ہو تو حالتِ جر میں زیر قبول کرتا ہے۔ اب دوسرا استثناء بھی سمجھ لیں۔ کوئی غیر منصرف اسم اگر مضاف ہو تو حالتِ جر میں زیر قبول کرتا ہے۔ جیسے: " **اَبْوَابٌ مَسَاجِدِ اللّٰهِ** " (اللہ کی مسجدوں کے دروازے) اب دیکھیں **مَسَاجِدُ** غیر منصرف ہے۔ اس مثال میں وہ لفظ اللہ کا مضاف ہے اس لئے اس پر لام تعریف نہیں آسکتا اور ابواب کا مضافِ اِلَیْہِ ہونے کی وجہ سے اس نے زیر قبول کی۔

سلسلہ نمبر- ۱۱

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

- | | | |
|-----------------------------|---|--------------------------|
| ۱۔ حِكْمَةٌ - دانائی | ۲۔ صَيْدٌ - شکار | ۳۔ بَرٌّ - خشکی |
| ۴۔ بَحْرٌ - سمندر | ۵۔ مِرَاةٌ - آئینہ | ۶۔ ظِلٌّ - سایہ |
| ۷۔ سَوَاطٍ - کوڑا | ۸۔ ظَالِمٌ - ظالم | ۹۔ ضَوْءٌ - روشنی |
| ۱۰۔ طَعَامٌ - کھانا | ۱۱۔ زَهْرٌ - کوئی پھول | ۱۲۔ وَرْدٌ - گلاب |
| ۱۳۔ مَلِكٌ - مالک | ۱۴۔ يَوْمُ الدِّينِ - بدلے کا دن | ۱۵۔ حُبٌّ - محبت |
| ۱۶۔ طَيِّبٌ - پاک | ۱۷۔ جَزَاءٌ - جزا۔ بدلہ | ۱۸۔ حَرْتٌ - کھیت |

مشق نمبر-۱۱

- ۱- بَابُ بَيْتِ غُلَامِ الْوَزِيرِ
- ۲- طَالِبَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ
- ۳- لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ
- ۴- حَجُّ بَيْتِ اللَّهِ
- ۵- رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ (ح)
- ۶- مُعَلِّمَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ نِسَاءُ مُسْلِمَاتٍ
- ۷- الْمُسْلِمُ مِرَاةُ الْمُسْلِمِ (ح)
- ۸- إِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظَلُّ اللَّهُ (ح)
- ۹- نَصْرُ اللَّهِ قَرِيبٌ
- ۱۰- طَعَامُ فُقَرَاءِ الْمَسَاجِدِ طَيِّبٌ

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱- اللہ کے عذاب کا کوڑا
- ۲- اللہ کے دوستوں کی دعا
- ۳- اللہ کے رسول کی دعا
- ۴- ایک سمندر کے شکار کا گوشت
- ۵- اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا
- ۶- دوزخ کے عذاب کا خوف
- ۷- ظالم بادشاہ اللہ کے عذاب کا کوڑا ہے۔
- ۸- لڑکے کا نام محمود ہے۔
- ۹- زمین اور آسمانوں کا نور
- ۱۰- پھول کی خوشبو اور گلاب کی خوشبودونوں اچھی ہیں۔
- ۱۱- اللہ زمین اور آسمانوں کے غیب کا عالم ہے۔
- ۱۲- اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے۔
- ۱۳- رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔
- ۱۴- اللہ کے بندوں کی نصیحت صدقہ ہے۔
- ۱۵- اللہ کی مسجدوں کے علماء نیک ہیں۔
- ۱۶- خواہشات کی محبت گمراہی ہے۔
- ۱۷- مومن کا دل اللہ کا گھر ہے۔
- ۱۸- اولاد اور مال کی محبت آزمائش ہیں۔
- ۱۹- احسان کا بدلہ احسان ہے۔
- ۲۰- اچھی نصیحت آخرت کی کھیتی ہے۔
- ۲۱- مدرسہ کے استاد کی نصیحت ایک اچھی نصیحت ہے۔

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ﴾

﴿نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

۲۔ مُرَكَّبِ اِضَافِي (حصہ سوّم)

۱۔ جملہ اسمیہ (ضمائر) میں ہم نے ضمیروں کے استعمال کی ضرورت اور افادیت کو سمجھنے کے ساتھ ان کا استعمال بھی سمجھ لیا تھا۔ اب ان سے کچھ مختلف ضمیروں کا استعمال ہم نے اس سبق میں سیکھنا ہے۔ اس کے لئے اس جملہ پر غور کریں 'وزیر کا مکان اور وزیر کا باغ' اس جملہ میں اسم "وزیر کی تکرار بڑی لگتی ہے" اس لئے اس بات کی ادائیگی کا بہتر انداز یہ ہے۔ 'وزیر کا مکان اور اس کا باغ'۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں 'بچی کی استانی اور اس کا اسکول' عربی میں ایسے مقامات پر جو ضمیریں استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں بھی غائب، مخاطب اور متکلم کے علاوہ جنس اور عدد کے تمام صیغوں کا فرق نسبتاً زیادہ واضح ہے۔ اب ان ضمیروں کو یاد کر لیں۔

۲۔ ضمایر مجرورہ متصلہ (Possessive Pronouns - Dependent)

جمع	ثنیہ	واحد	جنس	
	هُمَا اُن (دو مردوں) کا	هُ اُس (ایک مرد) کا	مذکر	غائب
	هُنَّ اُن (سب عورتوں) کا	هَا اُس (ایک عورت) کا	مؤنث	
	كُم تَم (مردوں) کا	كَ تیرا (ایک مرد)	مذکر	مخاطب
	كُنَّ تَم (عورتوں) کا	كِ تیرا (ایک عورت)	مؤنث	
	نَا ہمارا	ي میرا	مذکر و مؤنث	متکلم

۳۔ ضمیروں کا استعمال: ضمیروں کا استعمال سمجھنے کے لئے اوپر دی گئی مثالوں کا ترجمہ کریں۔ پہلے جملہ کا ترجمہ ہوگا "بَيْتُ الْوَزِيرِ وَبُسْتَانُهُ" اور دوسرے جملہ کا ترجمہ ہوگا "مُعَلِّمَةُ الطِّفْلِ وَ مَدْرَسَتُهَا"۔ اب ان مثالوں پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ دیکھیں "بُسْتَانُهُ" اس کا باغ اصل میں تھا "وزیر کا باغ"۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں ہ کی ضمیر وزیر کے لئے آئی ہے جو اس جملہ میں مضافِ اِلَيْهِ ہے۔ اسی طرح "مَدْرَسَتُهَا" اس کا مدرسہ اصل میں تھا "بچی کا مدرسہ"۔ چنانچہ یہاں ہا کی ضمیر بچی کے لئے آئی ہے اور وہ بھی مضافِ اِلَيْهِ ہے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ یہ ضمیریں زیادہ تر مضافِ اِلَيْهِ بن کر آتی ہیں اور مضافِ اِلَيْهِ چونکہ ہمیشہ حالتِ جرّ میں ہوتا ہے اس لئے ان ضمائر کو حالتِ جرّ میں فرض کر لیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائرِ مجرورہ ہے۔

۴۔ دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ یہ ضمیریں زیادہ تر اپنے مضاف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہیں۔ جیسے: " رَبُّهُ " (اس کا رب) " رَبُّكَ " (تیرا رب) " رَبِّي " (میرا رب) " رَبَّنَا " (ہمارا رب) وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر متصلہ بھی ہے۔

۵۔ ایک بات اور ذہن نشین کر لیں۔ " اَبٌ " (باپ) " اَخٌ " (بھائی) " فَمٌ " (منہ) " ذُوٌ " (والا۔ صاحب) یہ الفاظ جب مضاف بن کر آتے ہیں تو مختلف اعرابی حالتوں میں ان کی صورتیں مندرجہ ذیل ہوں گی:

رَفْعٌ	نَصْبٌ	جَرٌّ
أَبُو	أَبَا	أَبِي
أَخُو	أَخَا	أَخِي
فُو	فَا	فِي
ذُو	ذَا	ذِي

مثلاً : ۱۔ : **أَبُوهُ عَالِمٌ** (اس کا باپ عالم ہے)۔ **إِنَّ أَبَاهُ عَالِمٌ** (بیشک اس کا باپ عالم ہے) **كِتَابُ أَخِيكَ جَدِيدٌ** (تیرے بھائی کی کتاب نئی ہے) اس ضمن میں دو باتیں اور یاد کر لیں۔ اول یہ کہ الفاظ اگر واحد متکلم کی ضمیر یعنی " ی " کی طرف مضاف ہوں تو تینوں اعرابی حالت میں ان کی ایک ہی صورت ہوتی ہے یعنی " **أَبِي** " (میرا باپ)۔ " **أَخِي** " (میرا بھائی) " **فَمِي** " (میرا منہ)۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ یائے متکلم اپنے مضاف کی رفع، نصب کھا جاتی ہے۔

مثلاً : ۲۔ دوم یہ کہ لفظ **ذُو** ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ اسم ظاہر کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً: **ذُو مَالٍ** (صاحب مال۔ مال والا) **ذَامَالٍ**۔ **ذِي مَالٍ**۔

حرف ندا - 'یا'

حرف ندا جب کسی مرگب اضافی پر داخل ہوتا ہے تو وہ معنوی تبدیلی کے ساتھ اعرابی تبدیلی بھی لاتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہلے ہم حرفِ ندا اور منادی کے متعلق چند باتیں سمجھ لیں۔ ہرزبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں۔ انہیں حرفِ ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادی کہتے ہیں۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں " اے بھائی " ، " اے لڑکے " ، اس میں " اے " حرفِ ندا ہے جبکہ " بھائی " اور " لڑکے " منادی ہیں۔ عربی میں زیادہ تر " یا " حرفِ ندا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

منادی کی مختلف قسمیں ہیں جن کے اپنے قواعد ہیں۔ اس وقت ہم اپنی بات کو منادی کی تین قسموں تک محدود رکھیں گے۔

۱۔ پہلی صورت یہ ہے کہ منادی مفرد لفظ ہو جیسے: **زَيْدٌ** یا **رَجُلٌ** اس پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفع میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ ہو جائے گا۔ **يَا زَيْدُ** (اے زید)، **يَا رَجُلُ** (اے مرد)۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ منادی معرف باللام ہو جیسے: **الرَّجُلُ** یا **الطِّفْلَةُ** ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکر کے ساتھ **أَيْهَا** اور مؤنث کے ساتھ **أَيْتَهَا** کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: **يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ** (اے مرد)، **يَا أَيَّتُهَا الطِّفْلَةُ** (اے مچی!)۔

۳۔ تیسری صورت یہ ہے کہ منادی مرکبِ اضافی ہو جیسے: **عَبْدُ اللَّهِ**، **عَبْدُ الرَّحْمَنِ**۔ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: **يَا عَبْدَ اللَّهِ**، **يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ**۔ بعض اوقات حرفِ ندا "يا" کے بغیر صرف **عَبْدُ الرَّحْمَنِ** آتا ہے تب بھی اسے منادی مانا جاتا ہے۔ یہ اسلوبِ اردو میں بھی موجود ہے۔ اکثر ہم لفظ "اے" کے بغیر صرف **"عَبْدُ الرَّحْمَنِ - ن - ن"** کو ذرا کھینچ کر بولتے ہیں تو سننے والے سمجھ جاتے ہیں کہ اسے پکارا گیا ہے۔ اسی طرح عربی میں یا کے بغیر **عَبْدُ الرَّحْمَنِ** نصب کے ساتھ ہو تو اسے، منادی سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے **رَبَّنَا** کا ترجمہ ہے "اے ہمارے رب"۔

سلسلہ الفاظ نمبر-۱۲

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

- | | |
|---------------------------------------|---|
| ۱۔ سَيْدٌ - سردار۔ آقا | ۲۔ خَصْمٌ / خَصِمٌ - جھگڑالو |
| ۳۔ قَاهِرٌ - زبردست | ۴۔ هُدًى - ہدایت |
| ۵۔ لِسَانٌ - زبان | ۶۔ مِنْصَدَةٌ - میز |
| ۷۔ مُسْرِفٌ - فضول خرچ | ۸۔ فَوْقٌ - (ہمیشہ مضاف آتا ہے) اوپر |
| ۹۔ تَحْتَ - (مضاف آتا ہے) نیچے | ۱۰۔ مَا - (استفہامیہ) کیا؟ |
| ۱۱۔ نُسُكٌ - عبادت۔ قربانی | ۱۲۔ أُمٌّ - ماں |

مشق نمبر ۱۳

- ۱- يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ! مَا اسْمُكَ؟
- ۲- يَا سَيِّدِي! اسْمِي عَبْدُ اللَّهِ
- ۳- يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَلْ أَنْتَ خَيَّاطٌ أَوْ نَجَّارٌ؟
- ۴- مَا أَنَا خَيَّاطٌ أَوْ نَجَّارٌ يَا سَيِّدِي! بَلْ أَنَا بَوَّابٌ
- ۵- يَا أُسْتَاذُ! ذُرُوسُ كِتَابِ الْعَرَبِيِّ سَهْلَةٌ جِدًّا
- ۶- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ح)
- ۷- بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ
- ۸- اللَّهُ رَبُّنَا
- ۹- هُمْ قَوْمٌ حَاصِمُونَ
- ۱۰- الْقُرْآنُ كِتَابُكُمْ وَكِتَابُنَا
- ۱۱- اللَّهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
- ۱۲- هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى
- ۱۳- أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ
- ۱۴- عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ
- ۱۵- الْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ
- ۱۶- كِتَابِي فَوْقَ مِئْضَدَتِكَ
- ۱۷- رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
- ۱۸- إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) عبدالرحمن! کیا تمہارے پاس قیامت کا علم ہے؟
- (۲) نہیں میرے آقا! بلکہ وہ اللہ کے پاس ہے اور اس کے پاس الکتاب کا علم ہے۔
- (۳) اے لڑکے! اس (مؤنث) کا نام کیا ہے؟
- (۴) کیا وہ تیری استانی ہے؟
- (۵) جی نہیں! بلکہ وہ میری ماں ہے۔
- (۶) کیا وہ تیری ماں عالمہ نہیں ہے۔
- (۷) کیوں نہیں میرے جناب! وہ عالمہ ہے اور اس کا علم بہت ہی نافع ہے۔
- (۸) کیا وہ تیرے مدرسہ کے اساتذہ بیٹھے ہیں؟
- (۹) جی نہیں! میرے مدرسہ کے اساتذہ بیٹھے نہیں ہیں بلکہ وہ مصروف ہیں۔
- (۱۰) بے شک میری نماز اور میری قربانی اللہ کی دو بڑی نعمتیں ہیں۔
- (۱۱) کیا تمہارا رب غفور ہے؟
- (۱۲) بے شک ہمارا رب رحیم غفور ہے۔
- (۱۳) استاد اور استانی کا بچہ اور ان کی بچی بیٹھے ہیں؟
- (۱۴) زینب کے دونوں ہاتھ صاف ہیں اور اس کے دونوں پیر میلے ہیں۔
- (۱۵) فاطمہ کے پاس ایک خوبصورت قلم ہے اور تمہارے (جمع مؤنث) پاس کچھ نافع کتابیں ہیں؟
- (۱۶) تمہاری زبان عربی ہے اور ہماری زبان ہندی ہے۔
- (۱۷) آسمان سروں کے اوپر ہے۔
- (۱۸) آسمان میرے سر کے اوپر ہے۔
- (۱۹) میرا قلم کتاب کے نیچے ہے۔
- (۲۰) ہماری کتابیں استاد کی میز کے نیچے ہے۔

۳۔ مُرَّكِبٌ جَارِي

حرف جاری: عربی میں کچھ حروف ایسے ہیں کہ جب وہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اسے حالتِ جرّ میں لے آتے ہیں۔ مثلاً: ان میں سے ایک حرف " مِنْ " ہے جس کے معنی ہیں " سے "۔ یہ جب **الْمَسْجِدُ** پر داخل ہوگا تو ہم **مِنَ الْمَسْجِدِ** (مسجد سے) کہیں گے۔ ایسے حرف کو حرف جاری کہتے ہیں اور ان کے کسی اسم پر داخل ہونے سے جو مرکب وجود میں آتا ہے اسے مرکب جاری کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں " مِنْ " حرفِ جار ہے اور **مِنَ الْمَسْجِدِ** مرکب جاری ہے۔

- ۱۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ **صفت و موصوف** مل کر **مرکب توصیفی** اور **مضاف و مضاف** الیہ مل کر **مرکب اضافی** بنتا ہے۔ اسی طرح **مرکب جاری** میں **حرف جار و مجرور** مل کر **مرکب جاری** بنتا ہے۔
- ۲۔ اس سبق میں ہم **مرکب جاری** کے کوئی نئے قواعد نہیں پڑھیں گے بلکہ **حروف جارہ** کے معنی یاد کریں گے اور ان کی مشق کریں گے۔ مشق کرتے وقت صرف یہ اصول یاد رکھیں کہ کوئی حرف جار جب کسی اسم پر داخل کریں تو اسے حالتِ جرّ میں لے آئیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ اسباق میں اب تک آپ جو قواعد پڑھ چکے ہیں۔ انہیں ذہن میں تازہ کر لیں۔ اس لئے کہ **مرکب جاری** کی مشق کرتے وقت ان میں سے کسی کے اطلاق کی ضرورت پڑسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل حروف جارہ کے معانی یاد کریں :

حروف	معنی	مثالیں
بِ	میں، سے، کو، ساتھ	بِرَجُلٍ (ایک مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)
فِي	میں	فِي بَيْتٍ (کسی گھر میں) فِي الْبُسْتَانِ (باغ میں)
عَلَى	پر	عَلَى جَبَلٍ (ایک پہاڑ پر) عَلَى الْعَرْشِ (عرش پر)
إِلَى	کی طرف، تک	إِلَى بَلَدٍ (کسی شہر کی طرف) إِلَى الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ تک)
مِنْ	سے	مِنْ زَيْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)
لِ	کے واسطے، کو، کے	لِزَيْدٍ (زید کے واسطے)
كَ	مانند، جیسا	كَرَجُلٍ (کسی مرد کی مانند) كَالْأَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنْ	کی طرف سے	عَنْ زَيْدٍ (زید کی طرف سے)

۳۔ حرفِ جار "لِ" کے متعلق ایک بات ذہن نشین کر لیں۔ یہ صرف جب کسی مَعْرَفٍ بِاللَّامِ پر داخل ہوتا ہے تو اس کا ہمزة الوصل لکھنے میں بھی گرجاتا ہے۔ مثلاً: الْمُتَّقُونَ (متقی لوگ) پر جب "لِ" داخل ہوگا تو اسے لِالْمُتَّقِينَ لکھنا غلط ہوگا۔ بلکہ اسے لِلْمُتَّقِينَ (متقی لوگوں کے لئے) لکھا جائے گا۔ اسی طرح الرِّجَالُ سے یہ لِلرِّجَالِ اور اللَّهُ سے لِللَّهِ ہوگا۔

سلسلہ الفاظ نمبر-۱۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

- | | | |
|------------------------|---------------------------|------------------------|
| ۱۔ حَدِيقَةٌ - باغ | ۲۔ لِسَانٌ - زبان | ۳۔ بَرٌّ - نیکی |
| ۴۔ يَمِينٌ - داہنے طرف | ۵۔ اطَاعَةٌ - فرما برداری | ۶۔ تُرَابٌ - مٹی |
| ۷۔ ظُلْمَةٌ - اندھیرا | ۸۔ بَرٌّ - خشکی | ۹۔ شِمَالٌ - بائیں طرف |
| ۱۰۔ خِذْيٌ - رسوائی | | |

مشق نمبر-۱۳ (اول)

- | | | |
|--------------------|-----------------------|--------------------|
| ۱۔ فِي حَدِيقَةٍ | ۲۔ فِي الْحَدِيقَةِ | ۳۔ مِنْ تُرَابٍ |
| ۴۔ مِنَ التُّرَابِ | ۵۔ مِنْ بَيْتٍ | ۶۔ مِنَ الْبَيْتِ |
| ۷۔ بِلِسَانٍ | ۸۔ بِالْوَالِدَيْنِ | ۹۔ عَلَى صِرَاطٍ |
| ۱۰۔ عَلَى اللَّهِ | ۱۱۔ إِلَى الْمَسْجِدِ | ۱۲۔ إِلَى مَسْجِدٍ |
| ۱۳۔ لِعُرُوسٍ | ۱۴۔ لِلْعُرُوسِ | ۱۵۔ كَشَجَرَةٍ |
| ۱۶۔ كَظُلْمَتٍ | ۱۷۔ مِنْكَ | ۱۸۔ لَكَ |
| ۱۹۔ لِي | ۲۰۔ مِنِّي | ۲۱۔ إِلَيْكَ |
| ۲۲۔ إِلَى | ۲۳۔ بِكَ | ۲۴۔ بِي |
| ۲۵۔ عَلَيْكَ | ۲۶۔ عَلَيَّ | ۲۷۔ عَلَيْنَا |

مشق نمبر-۱۳ (دوم)

- ۱- بِسْمِ اللّٰهِ
- ۲- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
- ۳- مِنْ رَبِّكَ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
- ۴- عَلٰى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ
- ۵- غَضَبٌ عَلٰى غَضَبٍ
- ۶- عَلٰى الْبِرِّ
- ۷- مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
- ۸- الْمَحْسِنُ قَرِيْبٌ مِّنَ الْخَيْرِ وَبَعِيْدٌ مِّنَ الشَّرِّ
- ۹- طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ (ح)
- ۱۰- اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ
- ۱۱- عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰى اَبْصَارِهِمْ
- ۱۲- لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ وَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
- ۱۳- هُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ وَ لَنَا اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ
- ۱۴- وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) قیامت کے دن تک
- (۲) اندھیروں سے نور کی طرف
- (۳) ایک نور پر ایک نور
- (۴) داہنے اور بائیں طرف سے
- (۵) جنت متقی لوگوں کے لئے ہے۔
- (۶) بے شک تیرے رب کی رحمت مومنوں سے قریب ہے اور کافروں سے دور ہے۔
- (۷) بے شک عادل سلطان زمین میں اللہ کا سایہ ہے۔
- (۸) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
- (۹) اللہ اور رسول کے واسطے
- (۱۰) اللہ کی فرمانبرداری ، رسول کی فرمانبرداری میں ہے
- (۱۱) یقیناً اللہ کافروں کے واسطے دشمن ہے۔
- (۱۲) کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔
- (۱۳) تم لوگوں کے واسطے قصاص میں حیات ہے۔
- (۱۴) یقیناً اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ نَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

۴۔ مُرَّبٍ اِشَارِي (حصہ اول)

ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اردو میں 'یہ' - 'وہ' -

اس - اُس' وغیرہ ہیں۔ عربی میں ایسے الفاظ کو "أَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ" کہتے ہیں۔ اسماء اشارہ دو طرح

کے ہوتے ہیں: (۱) قریب (Near) کے لئے، جیسے اردو میں، 'یہ' اور 'اس' ہیں۔

(۲) بعید (Far) کے لئے، جیسے اردو میں، 'وہ' اور 'اُس' ہیں۔

اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لئے استعمال ہونے والے عربی اسماء یہاں دیئے جا رہے ہیں۔ پہلے آپ انہیں

یاد کر لیں۔ پھر ہم ان کے کچھ قواعد پڑھیں گے اور مشق کریں گے۔

۱۔ اشارہ قریب

جنس	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	هَذَا	هَذَانِ (حالتِ رفع) (یہ دو مرد)	هَؤُلَاءِ (یہ بہت سے مرد یا عورتیں)
مؤنث	هَذِهِ	هَاتَانِ (حالتِ رفع) (یہ دو عورتیں)	هَاتَيْنِ (حالتِ نصب و جر) (یہ دو عورتیں)

۲۔ اشارہ بعید

جنس	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	ذَلِكَ	ذُنِكَ (حالتِ رفع) (وہ دو مرد)	أُولَئِكَ (وہ بہت سے مرد یا عورتیں)
مؤنث	تِلْكَ	تَانِكَ (حالتِ رفع) (وہ دو عورتیں)	تَيْنِكَ (حالتِ نصب و جر) (وہ دو عورتیں)

☆ امید ہے کہ اوپر دیئے ہوئے اسماء اشارہ میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ تشنیہ کے علاوہ بقیہ صیغوں میں یعنی واحد اور جمع میں تمام اسماء اشارہ مبنی ہیں۔ اسی طرح ہم پڑھا ہوا یہ سبق بھی دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ تمام اسماء اشارہ معرفہ ہوتے ہیں۔

☆ **اسم اشارہ** کے ذریعہ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے 'مُشَارٌ إِلَيْهِ' کہتے ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں 'یہ کتاب' اس میں کتاب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو 'کتاب' 'مُشَارٌ إِلَيْهِ' ہے اور 'یہ' 'اسم اشارہ' ہے۔ اس طرح **اسم اشارہ و مُشَارٌ إِلَيْهِ** مل کر مرکب اشاری بنتا ہے۔

☆ عربی میں مُشَارٌ إِلَيْهِ عموماً معرف باللام ہوتا ہے۔ جیسے "هَذَا الْكِتَابُ" (یہ کتاب) یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ "هَذَا كِتَابٌ" کا ترجمہ ہوگا 'یہ ایک کتاب ہے'۔ اس کی وجہ ہے کہ **هَذَا** معرفہ ہے اور مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے۔ **كِتَابٌ** نکرہ ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے اس لئے "هَذَا كِتَابٌ" کو جملہ اسمیہ مان کر اس کا ترجمہ کیا گیا 'یہ ایک کتاب ہے'۔ اسی طرح "تِلْكَ الطِّفْلَةُ" مرکب اشاری ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا 'وہ بچی' اور "تِلْكَ طِفْلَةٌ" جملہ اسمیہ ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا 'وہ ایک بچی ہے'۔

☆ مرکب اشاری کے کچھ اور قواعد بھی ہیں جن کو ہم آئندہ اسباق میں سمجھیں گے۔ فی الحال ضروری ہے کہ مرکب اشاری اور جملہ اسمیہ کے فرق کو ذہن نشین کرنے کے لئے ہم کچھ مشق کر لیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر-۱۴

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

- ۱- اُمَّةٌ - امت
- ۲- سَيَّارَةٌ - موٹر کار
- ۳- عَصْفُورٌ - چڑیا
- ۴- سَبُورَةٌ - پلک بورڈ
- ۵- فَاكِهَةٌ (جمع، فَوَاكِهِ) - پھل
- ۶- صُورَةٌ - تصویر
- ۷- دَرَّاجَةٌ - سائیکل
- ۸- شُبَّانٌ، نَافِذَةٌ - کھڑکی

مشق نمبر-۱۴

- ۱- هَذَا الصِّرَاطُ
- ۲- هَذَا صِرَاطٌ
- ۳- تِلْكَ الْأُمَّةُ
- ۴- تِلْكَ أُمَّةٌ
- ۵- هَذِهِ فَاكِهَةٌ
- ۶- هَذَانِ رَجُلَانِ
- ۷- هَذَانِ الرَّجُلَانِ
- ۸- هَذِهِ الْأَقْلَامُ
- ۹- تِلْكَ كِتَابٌ
- ۱۰- ذَانِكَ دَرَّسَانِ
- ۱۱- هَذَانِ الدَّرَّسَانِ
- ۱۲- هَاتَانِ النَّافِذَتَانِ
- ۱۳- هَذَانِ شُبَّانَانِ

عربی میں ترجمہ کرو

- | | |
|--------------------------|-----------------------------|
| (۱) وہ قلم | (۲) یہ دو قلم ہیں۔ |
| (۳) وہ ایک موٹر کار ہے۔ | (۴) یہ موٹر کار |
| (۵) یہ تصویر | (۶) یہ دو استانیاں |
| (۷) وہ کچھ استانیاں ہیں۔ | (۹) یہ ایک کھڑکی ہے۔ |
| (۱۰) یہ ایک چڑیا ہے۔ | (۱۱) وہ چڑیا |
| (۱۲) یہ سائیکل | (۱۳) وہ ایک بلیک بورڈ ہے۔ |
| (۱۴) یہ موٹر کاریں | (۱۵) وہ کچھ موٹر کاریں ہیں۔ |
| (۱۶) یہ کچھ پھل ہیں۔ | (۱۷) وہ دو پھل |

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

۴۔ مُرَكَّبِ اِشَارِي (حصہ دوم)

- ☆ پچھلے سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم اگر **مَعْرَفٌ بِاللَّامِ** ہو تو وہ اس کا **مُشَارٌ اِلَيْهِ** ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو اس کی خبر ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ سبق میں ہم نے جو مشق کی ہے اس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ **اسم اشارہ** کے بعد آنے والے تمام اسماء مفرد تھے۔ مثلاً **هَذَا الصِّرَاطُ** اور **هَذَا صِرَاطٌ** میں **صِرَاطٌ** مفرد اسم ہے۔ اب یہ سمجھ لیں کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔
- ☆ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ **اسم اشارہ** کے بعد آنے والا **مُشَارٌ اِلَيْهِ** یا خبر اسم مفرد کے بجائے کوئی مرکب ہوتا ہے۔ مثلاً 'یہ مرد' کہنے کے بجائے اگر ہم کہیں 'یہ سچا مرد' تو یہاں 'سچا مرد' **مرکب توصیفی** ہے اور **اسم اشارہ** 'یہ' کا **مُشَارٌ اِلَيْهِ** ہے۔ اسی کو عربی میں ہم کہیں گے **هَذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ**۔ اب یہاں **الرَّجُلُ الصَّادِقُ** **مرکب توصیفی** ہے اور **هَذَا** کا **مُشَارٌ اِلَيْهِ** ہونے کی وجہ سے **مَعْرَفٌ بِاللَّامِ** ہے۔
- ☆ اوپر دی گئی مثال میں مرکب توصیفی اگر نکرہ ہو جائے یعنی **رَجُلٌ صَادِقٌ** ہو جائے تو اب یہ **هَذَا** کا **مُشَارٌ اِلَيْهِ** نہیں ہو سکتا بلکہ **نکرہ** ہونے کی وجہ سے **هَذَا** کی خبر بنے گا۔ یہی وجہ ہے کہ **هَذَا رَجُلٌ صَادِقٌ** کا ترجمہ ہوگا 'یہ ایک سچا مرد ہے'۔
- ☆ اب تک ہم نے دیکھا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم مفرد یا **مرکب توصیفی** اگر نکرہ ہو تو وہ خبر ہوتا ہے اور اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً **تِلْكَ طِفْلَةٌ** میں **تِلْكَ** مبتدا ہے۔ اب یہ بات سمجھ لیں کہ کبھی تو مفرد اسم اشارہ مبتدا بن کر آتا ہے۔ جیسے اوپر کی مثال میں **تِلْكَ** ہے اور کبھی پورا **مرکب اشاری** مبتدا بن کر آتا ہے۔ جیسے: **تِلْكَ الطِّفْلَةُ جَمِيلَةٌ**۔ اس میں دیکھیں **تِلْكَ الطِّفْلَةُ** **مرکب اشاری** ہے اور مبتدا ہے۔ اس کے آگے **جَمِيلَةٌ** اس کی خبر نکرہ آرہی ہے۔ اسلئے اس کا ترجمہ ہوگا 'وہ بچی خوبصورت ہے'۔ اسی طرح **هَذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ جَمِيلٌ** اس کا ترجمہ ہوگا 'یہ سچا مرد خوبصورت ہے'۔
- ☆ ایک بات یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ **مُشَارٌ اِلَيْهِ** اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اسم اشارہ عموماً **واحد مؤنث** آتا ہے۔ مثلاً: **تِلْكَ الْكُتُبُ** (وہ کتابیں) اسی طرح اگر اسم اشارہ مبتدا ہو اور خبر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تب بھی اسم اشارہ عموماً **واحد مؤنث** آئے گا۔ **هَذِهِ كُتُبٌ** (یہ کتابیں ہیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر-۱۵

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

- ۱- رَخِيصٌ - ستا ۲- لَذِيذٌ - لذیذ ، خوش ذائقہ ۳- دَوَاءٌ - دوا ۴- غُرْفَةٌ - کمرہ
- ۵- سَرِيْعٌ - تیز رفتار ۶- ثَمِيْنٌ - مہنگا، قیمتی ۷- مُفِيْدٌ - فائدہ مند ۸- بَلَاغٌ - پیغام
- ۹- صَبِيْقٌ - تنگ

مشق نمبر-۱۵

- ۱- هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ ۲- هَذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ
- ۳- هَذَا الصِّرَاطُ مُسْتَقِيْمٌ ۴- هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ اللَّذِيذَتَانِ
- ۵- هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ لَذِيذَتَانِ ۶- هَاتَانِ فَاكِهَتَانِ لَذِيذَتَانِ
- ۷- تِلْكَ الْكُتُبُ ثَمِيْنَةٌ ۸- تِلْكَ كُتُبٌ ثَمِيْنَةٌ
- ۹- تِلْكَ الْكُتُبُ الثَّمِيْنَةُ نَافِعَةٌ جَدًّا ۱۰- هَذِهِ الشَّجَرَةُ قَصِيْرَةٌ
- ۱۱- تِلْكَ شَجَرَةٌ طَوِيْلَةٌ ۱۲- ذَلِكَ الدَّوَاءُ الْمُرُّ مُفِيْدٌ
- ۱۳- ذَلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۱۴- هَذَا بَلَاغٌ مُّبِيْنٌ
- ۱۵- هَذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ ۱۶- هُوَ لِآئِ النَّسَاءِ صَالِحَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) یہ دوا کڑوی ہے اور وہ میٹھی دوا ہے۔
- (۲) وہ تیز رفتار موٹر کار تنگ ہے اور یہ موٹر کار تیز رفتار اور وسیع ہے۔
- (۳) یہ کچھ مہنگے قلم ہیں - (۴) وہ قلم سستے ہیں۔ (۵) یہ مہنگے قلم خوبصورت ہیں۔
- (۶) یہ دونوں پھل کڑوے ہیں۔ (۷) وہ دو میٹھے پھل ہیں۔ (۸) یہ بچہ سختی ہے۔
- (۹) وہ خوبصورت بچی سختی ہے۔ (۱۰) یہ ایک خوبصورت چڑیا ہے۔ (۱۱) وہ چڑیا بدصورت ہے۔

﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ﴾

﴿نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ﴾